نہایت سخت سزا اور بعض مین خفیف سزا مناسب ہوگی اور قتل انسان مستلزم السزا
اون چار صورتون مین جو اس دفعہ مین مندرج ہین قتل عمد کہا جاویگا۔ بادی النظر
مین عدالت کو ہر جرم قتل انسان مستلزم السزا کو بھی قتل عمد سمجھنا چاہیے اور یہ امر
مدعی علیہ پر واجب ہوگا کہ وہ اپنی بے قصوری ثابت کرے یا اسکا ثبوت دے
کہ میرا جرم قتل عمد نہین ہے بلکہ قتل انسان مستلزم السزا ہے یا یہ کہ مجھسے قتل اتفاقیہ
واقع ہوا یا مین نے ارتکاب اوسکا بصورت جائز کیا۔

پہلا مستثنے — سخت و ناگہانی باعث اشتعال طبع کے سبب سے مجرم کو
اپنے ضبط کرنے کی قدرت نرہے۔ اسکے واسطے صرف اسی امر کا ثابت کرنا ضرور
نہوگا کہ یہ امر حالت غصے مین کیا گیا بلکہ یہ ضرور ہے کہ وہ امور پیش کیے جاوین جنسے
کہ اشتعال طبع واقع ہوا ہو۔ قانون مین اسباب اشتعال طبع کے مندرج نہین
ہین بلکہ یہ امر مجوز کی راے پر چھوڑا گیا ہے کہ بروقت تجویز مقدمہ جو امور اوسکے
روبرو پیش کیے جاوین اونکو بغور دیکھے کہ آیا اونسے نظر بحالات اوس شخص کے
اشتعال طبع ہونا ممکن تھا یا نہیں۔ اور اشتعال طبع بھی ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے مجرم
کی عقل مین ایک کیفیت بے تمیزی کی پیدا ہو جاوے اور وہ نہ سمجھے کہ مین اب
کیا کرتا ہون اور اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ بہت سے اسباب ایسے ہین کہ جنسے اشتعال
طبع بدرجۂ غایت ہوسکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنی عورت کے پاس کسی غیر
شخص کو سوتا ہوا یا اوس سے مجامعت کرتا ہوا دیکھے یا کوئی عورت پالکی پر سوار ہوئی

جاتی ہوا در غیر شخص پردہ کے اندر سر ڈالکر اوسکو دیکھے یاکوئی شخص کسی کی لڑکی
کے ساتھ اوسکے باپ و بھائی کی موجودگی مین بیجا دل لگی کرے یاکوئی ایسی سخت
گفتگو طنز آمیز کرے جو اوسکی عزت مین خلل ڈالتی ہو یا اوسپر حملہ کیا جاوے
اور اوسکے ساتھ فحش گالیان دیجاوین جسکے سننے کا وہ متحمل نہو سکے غرض کہ اسطرحپر
صدہا اور صورتین خیال مین آسکتی ہین جنسے انسان کو اشتعال طبع ہونا ممکن ہو
لیکن اسمین بھی لحاظ ملزم کی حیثیت و وضع کا کرنا چاہیے کیونکہ بعض آدمی اس درجہ
ولیاقت کے ہوتے ہین کہ اونکو گالی کھانا و دینا دونون یکسان ہین اور مطلق اثر
کسی قسم کا گالی سے اونکے قلب پر نہین ہوتا پس اونکی نسبت گالیون کا کھانا باعث
اشتعال طبع نہ سمجھا جاویگا بلکہ صریح حیلہ ارتکاب جرم کے واسطے معلوم ہوگا —
فوراً اشتعال طبع ہونے پر اگر کوئی ارتکاب قتل کرے تو البتہ قابل رعایت ہوگا لیکن
جبکہ یہ معلوم ہو کہ ملزم نے تھوڑے عرصہ تک صبر کیا اور بلکہ اور کام مین متوجہ رہا
اور اسکے بعد اوسنے ارتکاب قتل کیا تو اوسکی نسبت یہ نسمجھا جاویگا کہ اوسنے وہ قتل
اشتعال طبع کے باعث سے کیا — مثلاً اگر کوئی شخص اپنی عورت کے پاس کسی شخص
کو جماع کرتا ہوا دیکھے اور اوسیوقت اوسکو مار ڈالے تو عجب نہین جو اوسکو اس مستثنیٰ
سے فائدہ پہونچے لیکن اگر وہ یہ دیکھکر چپکا رہے اور دو چار گھڑی بعد سوچ سمجھکر
کوئی ہتیار لاوے اور اوسکو قتل کرے تو جرم سے بری نہ سمجھا جاویگا — یہ بھی ضرور
ہے کہ جس شخص نے اشتعال طبع دلایا ہو وہی اوس اشتعال طبع کے سبب سے ہلاک

کیا جاوے اور نہ کوئی دوسرا شخص - کاش غلطی یا اتفاق سے دوسرے کی ہلاکت واقع ہو جاوے تو دوسری بات ہے دیکھو تمثیل (ا) و (ب)

پہلی شرط - اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص قصداً اگر کسی سے اپنی اشتعال طبع کراوے اس نیت سے کہ اوسکے پردے مین وہ اوسکی ہلاکت کا مرتکب ہو تو ایسا اشتعال طبع اس مستثنیٰ مین داخل نہین ہے بلکہ وہ ہلاک کنندہ کے جرم کو بعوض خفیف کرنے کے زیادہ سنگین کرتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسی صورتون مین مرتکب کا یہ قصد تھا اور اوسنے فکر کرکے یہ صورت پیدا کی تھی اور اشتعال اپنی طبع کو دوسرے سے دلایا تھا تاکہ اس حیلہ سے وہ اوسکو ہلاک کرے دیکھو تمثیل (و)

دوسری شرط - زید ملازم سرکاری جو بموجب قانون کے کوئی تعمیل کرے اور اوسکے کسی فعل سے اشتعال طبع کسیکو ہوا اور وہ زید کو ہلاک کرے تو ملزم کو ایسی اشتعال طبع سے کچھ فائدہ نہ پہونچیگا بلکہ وہ مرتکب قتل سمجھا جاویگا - ممکن ہے کہ بعض صورتیں تعمیل احکام قانونی مین ایسی پیدا ہون جنسے کہ سخت اشتعال طبع ظہور مین آوے مثلاً کوئی شخص بہ تعمیل حکم حاکم مجاز کسیکی قرقی کو جاوے اور اوسکی بیمار عورت کے نیچے سے بچھونا تک نکالکر قرق کرلیوے تو گویہ امر اوس شخص کو نہایت ہی ناگوار ہوگا اور عجب نہین جو اوسکو اشتعال طبع بھی بدرجۂ غایت ہو مگر اوسپر واجب ہے کہ قانون کی اطاعت کرے اور نہ بمزاحمت ملازم سرکاری کے ساتھ پیش آوے - کاش اگر اشتعال طبع ایسے معاملات مین جائز رکھا جاتا تو ملازم سرکاری کی کچھ حفاظت نہوتی

اور ہر تعمیل مین وقت و دشواری واقع ہوتی اور اکثر احکام نصف تعمیل رہجایا کرتے
ہے۔ مگر جہان ملازم سرکاری کی اسقدر حفاظت قانون کرتا ہے وہان وہ اون لوگونکو
بھی کہ جنکے معاملہ مین ملازم سرکاری قانون کے بموجب عمل کرتا ہے اپنی حفاظت
سے خارج نہین کرتا اور اسغرض سے یہ قید لگا دیگئی ہے کہ کوئی شخص جو بموجب قانون
کے کوئی فعل کرے اوسکے مقابلہ مین اشتعال طبع قابل لحاظ کے نہوگا اور اس سے
یہ بات نکلتی ہے کہ اگر ذرا بھی تعمیل قانون سے قدم باہر رکھا گیا تو ملزم کو اشتعال طبع
سے فائدہ پہونچے گا۔ مثلاً اگر کوئی ملازم سرکاری خواہ مخواہ تعمیل حکم مین سختی بیجا کو
راہ دیوے جبکہ ایسا کرنے کی کچھ ضرورت نہو تو قانون اوس ملازم کی حفاظت نہین
کرے گا اور اگر ایسی حالت مین اشتعال طبع ظہور مین آوے اور کسی جُرم کا ارتکاب
اوس ملازم سرکاری کے ساتھ کیا جاوے تو اوس اشتعال طبع سے ملزم کو ممکن ہے
کہ فائدہ پہونچے۔ اگر کسی حاکم فوجداری کے پیشگاہ سے وارنٹ گرفتاری کسی شخص کا
غلطی سے یا خلاف قاعدہ جاری ہو جاوے اور اوسکی تعمیل عہدہ دار پولیس بموجب
قاعدہ و ضابطہ کے کرے اور کوئی شخص بباعث اشتعال طبع اوس ملازم پولس کو
ہلاک کرے تو ملزم پر جرم قتل عائد ہوگا اور یہ امر قابل لحاظ نہوگا کہ اصل مین وہ حکم
ناقص یا خلاف قانون تھا دیکھو تمثیل (ج) و (د)

تیسری شرط۔ اسکی تشریح تمثیل (ہ) سے بخوبی ہوتی ہے۔ فرض کرو کہ زید
کانسٹبل پولس بحیثیت اپنے منصب کے عمرو کو گرفتار کرتا ہے۔ عمرو کو زید کی نیت کا

حائل معلوم نہین اور وہ بمزاحمت اوسکے سات پیش آتا ہے - اور اسقدر مزاحمت اسکی بموجب (دفعہ ۹۹) بہ استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز ہے - اب اگر زید اس مزاحمت کے بدلہ مین سختی زیادہ عمل مین لاوے جس سے عمرو کو احتمال مضروبی شدید کا ہو اور وہ زید کو مار ڈالے تو کیا عجب ہے کہ عمرو مجرم نہ سمجھا جاوے یا اگر یہ معلوم ہو کہ جسقدر استحقاق حفاظت خود اختیاری مین عمرو پر زید کو ضرر پہونچانا واجب تھا اوس سے زیادہ اوسنے ضرر پہونچایا تو وہ قتل انسان مستلزم السزا کا مرتکب سمجھا جاویگا - اب برعکس اسکے فرض کیجیے کہ عمرو کی مزاحمت سے زید کو اشتعال طبع ہوا اور اوسنے عمرو کو مار ڈالا تو چونکہ مزاحمت جو عمرو نے باستحقاق حفاظت خود اختیاری کی تھی وہ ناجائز نہ تھی اور اوس مزاحمت کی صرف اس سبب سے ضرورت پڑی کہ جب زید نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا تو اس مستثنے سے زید کو کچھ فائدہ نہ پہونچیگا بلکہ وہ قتل انسان کا مجرم سمجھا جاویگا - بہت سی نازک صورتین پیدا ہوسکتی ہین جنکے ہر پہلو و جوانب پر مجوز کو لحاظ کرنا چاہیے کیونکہ ذرا سے سہو مین قطعی صورت جرم کی بدل جاتی ہے اور غلطی عظیم کے واقع ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے -

دوسرا مستثنیٰ - اس مستثنی سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی شخص استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ مین اوس حد اختیار سے تجاوز کرنے سے کہ جو اوسکو بموجب قانون کے حاصل ہے کسی شخص کی ہلاکت کا باعث ہو تو یہ جرم قتل عمد نہوگا بلکہ قتل انسان مستلزم السزا - جن صورتون مین کہ استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ مین

ہلاکت تک جائز ہے اونکی نسبت اس موقع پر تذکرہ کی ضرورت نہین اور نہ ایسی صورتون
سے اس مستثنے کو کچہ تعلق ہے لیکن البتہ بعض صورتین ایسی ہین جنمین بحالت نفاذ استحقاق
خود اختیاری سوائے قتل کے اور سب اقسام کے ضرر پہونچانا جائز ہین چنانچہ یہ مستثنیٰ
ایسی صورتون سے متعلق سمجھنا چاہیے۔ اس مستثنیٰ کی شرح تمثیل سے بخوبی ہوتی ہے
مگر اوسکی زیادہ توضیح کی واسطے تمثیل ذیل کافی ہوگی۔ زید کہ کاشتکار ہے اوسنے دیکھا
کہ عمرو میرے کھیت کے غلہ کو پامال کرتا ہے اور تلوار لیکر اوسپر حملہ آور ہوا۔ عمرو گو خود
ایک ناجائز فعل کرتا تھا زید سے برسر مقابلہ ہوا اور زید کو قتل کیا تو ایسی صورت مین عمرو
مرتکب جرم قتل عمد نہ سمجھا جاویگا بلکہ قتل انسان مستلزم السزا کا۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ زید کو
تلوار لیکر عمرو پہ حملہ نکرنا چاہیے تھا کیونکہ اگر وہ زبانی للکارتا یا اور کسیطرح اوسکو دھمکاتا
یا جاکر اوسکو پکڑتا تو ممکن تھا کہ عمرو اس حرکت سے باز رہتا۔ پس چونکہ اوسنے اوس
استحقاق حفاظت خود اختیاری سے کہ جو بموجب قانون کے اوسکو حاصل تھا قدم باہر
رکھا اور بلکہ زید کی اس حرکت سے عمرو کو موقع ملا کہ وہ اپنی جان بچانے کے واسطے
استحقاق حفاظت خود اختیاری کو کام مین لاوے پس گو عمرو نے زید کو مار ڈالا لیکن
کسیطرح وہ مجرم قتل عمد نہین ہوسکتا۔ ایسا نہو کہ بعض اشخاص اس مستثنیٰ کے پردے
مین جرم کرین اور اس سے بیجا فائدہ اوٹھاوین اسکا لحاظ کرنا ایک امر ضروری ہے
مثلاً اگر زید عمرو کو اس نیت سے مارے کہ جب اسکے عوض مین عمرو مجھکو ماریگا تو مین بحیلہ
استحقاق حفاظت خود اختیاری اوسکو ہلاک کرونگا تو ایسی صورت مین زید کو اس مستثنیٰ سے

کچھ فائدہ نہ پہونچے گا کیونکہ زید نے ازراہ بندش و سمجھ بوجھکر براہ چالاکی یہ امر کیا۔

اگر استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ مین کوئی شخص غلطی سے حد قانون سے

تجاوز بھی کر جاوے یعنی جسقدر ضرر پہونچانا کہ مناسب تھا اوس سے زیادہ ضرر پہونچا دے

تو بعض صورتون مین وہ مجرم متصور نہوگا دیکھو دفعہ ۷۹

تیسرا استثنا۔ سرکاری ملازم کی تعریف دفعہ ۲۱ مین ہوچکی ہے اوسمین بہت

اشخاص شامل ہین مگر یہان اون ملازم سرکاری سے مراد ہے کہ جو معدلت عامہ کے

اجرا مین عمل کرتے ہین۔ مثلاً ملازمان پولس و عملگان عدالت و دار و غہ جیلخانہ وغیرہ

پس اگر ایسے ملازم اپنے لوازم منصبی کے انجام مین اگر اوس حد اختیار سے بڑھجاوین

کہ جو اونکو بموجب قانون کے حاصل ہے اور ایسی حالت مین کسیکو ہلاک کرین تو مجرم

قتل عمد متصور نہون گے۔ ایسی صورتین اوسحالت مین واقع ہونگی کہ جب کوئی ملازم

پولس ہنگامہ کے فرو کرنے مین یا کسی ایسے امر کے انسداد کرنے مین مصروف ہو

کہ جس سے آسودگی عامہ مین خلل پڑنے کا اندیشہ ہے یا کسی حکم عدالت کی تعمیل مین

مصروف ہو۔ اور حد اختیار سے بڑھجانے سے یہ مراد نہین ہے کہ ملازم سرکاری

کوئی امر خلاف قانون یا محض بے ضابطہ کرے کیونکہ ایسی صورت مین اوسکا کوئی فعل

قابل رعایت کے نہین تصور کیا جاویگا بلکہ اس سے یہ مقصود ہے کہ وہ ملازم اپنی

کارروائی منصبی مین مصروف ہو اور اوس حالت مین اتفاق سے کوئی ایسی صورت

پیش آجاوے کہ اوسمین ہلاکت وقوع ہوجاوے۔ ایسی صورتونمین یہ امر بھی قابل لحاظ

ہو گا کہ آیا شخص مہلوک اور اوس ملازم سرکاری سے جو اوسکی ہلاکت کا باعث ہوا کچھ

عداوت یا رنجش سابقہ تو نہ تھی بلکہ اسکا ثبوت کرنا اوس ملازم سرکار پیچ واجب ہو گا کہ

اوسنے نیک نیتی سے بغرض انجام کار سرکاری وہ امر کیا جس سے اوس شخص کی

ہلاکت واقع ہوئی ۔

چوتھا مستثنےٰ ۔ اسکی تشریح تمثیل ذیل سے بخوبی ہوگی ۔ زید اور عمرو آپس مین

لڑین اور حالت لڑائی مین زید عمرو کو مار ڈالے تو اول لحاظ طلب یہ امر ہے کہ اندونون

مین آپسمین سابق سے عداوت تو نہین تھی کہ جسکے سبب یہ تنازع ہوا ۔ کاش یہ معلوم

ہوا کہ واقعی مین عداوت تھی اور اوسی باعث سے نوبت تکرار پہونچی تو ایسا تنازع

ناگہانی تنازع مندرجۂ مستثنےٰ نہ سمجھا جاویگا ۔ دوسرا امر قابل لحاظ یہ ہے کہ زید و عمرو

جنمین تکرار ہوئی وہ دونون قریب قریب طاقت و سامان لڑائی مین یکسان حالت

مین تھے یا نہین ۔ مثلاً زید جوان قوی ہے اور عمرو ایک ضعیف سن آدمی ہے یا زید

کے ہاتھ مین تلوار ہے اور عمرو نہتا ہے یا یکبارگی زید تلوار لیکر عمرو پر حملہ آور ہو تو ایسی صورتونمین

یہ سمجھا جاویگا کہ مجرم نے نامناسب استفادہ کیا ۔ اب فرض کرو کہ زید و عمرو مین ناگہانی

تنازع ہوا اور زید نے عمرو کو اوٹھا کر دے مارا اور اوسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور پھر ایک رسّی

منگوا کر اوسکے گلے مین ڈالی اور اُس سے اوسکو پھانسی دیکر مار ڈالا ۔ تو یہ سمجھا جاویگا

کہ زید نے بے رحمی سے غیر مستعمل طور پر عمل کیا ۔ اور چونکہ یہ فعل زید کا ناگہانی نہین ہے

بلکہ رسّی کا منگوانا اور گلے مین عمرو کے ڈالنا ایک سوچ سمجھ کی بات ہے لہذا وہ اس

مستثنیٰ اسے مستفید ہونے کے قابل نہین ہے۔ اگر زید و عمر آپسمین لڑین اور لوگ اوسوقت اونمین بیچ بچاؤ کرادیوین اور دونون یہ کہکر علیحدہ ہون کہ آج شام کو فلان مقام پر آ اوہان سمجھ لین گے چنانچہ دونون اوس مقام پر جا کر لڑین اور ایک شخص اونمین سے مارا جاوے تو چونکہ یہ لڑائی فریقین مین سوچ بچار کر کے ہوئی لہذا ناگہانی متصور نہین ہوگی اور نہ مرتکب جرم کو کچھ فائدہ اس مستثنیٰ سے پہونچے گا

پانچوان مستثنیٰ۔ تمثیل مندرجۂ بالا سے تشریح اس مستثنیٰ کی اچھی طرحسے نہین ہوتی لہذا ایک اور تمثیل ذیل مین لکھی جاتی ہے۔ ہندہ ایک برہمنی اپنے خاوندکی نعش کے ساتھ ستی ہونے پر راضی ہے۔ زید چتا کو سلگاتا ہے۔ پس اگر ہندہ کی عمر اٹھارہ برس سے زیادہ ہے تو زید مجرم قتل انسان مستلزم السزا کا ہوگا اور اگر اوسکی عمر اٹھارہ برس سے کم ہے تو قتل عمد کا مرتکب تصور کیا جاوے گا۔ یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ اگر کسی فریب یا حیلہ سے کسی شخص کی رضامندی نسبت اوسکی ہلاکت کے حاصل کر لیجاوے تو وہ رضامندی متصور نہوگی۔

دفعہ ۳۰۱ جس شخص کا ہلاک مقصود تھا اوسکے سوا کسی اور کو ہلاک کرنے سو قتل انسان مستلزم سزا

اگر کوئی شخص (۱۱) کوئی ایسا امر کرنے سے جس سے اوسکی یہ نیت ہو یا جس سے اس امر کا احتمال اوسکے علم مین ہو کہ وہ ہلاکت (۴۶) کا باعث ہو گا کسی ایسے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو کر قتل انسان مستلزم سزا (۲۹۹) کا ارتکاب کرے جسکے ہلاکت کے باعث ہونے کی نہ تو اوسنے

نیت کی نہ اس امر کا احتمال اوسکے علم مین تھا کہ وہ اوسکی ہلاکت کا باعث ہو تو یہ قتل انسان مستلزم سزا جسکا وہ مجرم مرتکب ہوا ہے اوسی قسم کا ہے جو اوس حال مین ہوتا جبکہ مجرم اوس شخص کی ہلاکت کا باعث ہوا ہوتا جسکی ہلاکت اوسکی نیت مین تھی یا اس امر کا احتمال اوسکے علم مین تھا کہ وہ اوسکی ہلاکت کا باعث ہوگا۔

جُرم قتل انسان مستلزم السزا مین مرتکب جُرم ایک خاص علم یا نیت سے ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ پس اس جُرم کے واسطے ضرور ہے کہ ہلاکت واقع ہو۔ یہ امر ضروری نہین ہے کہ جس شخص کو ہلاک کرنا مجرم کی نیت مین ہو اوسکی ہلاکت وقوع مین آوے۔ پس اگر ایک شخص کی نیت مین زید کا ہلاک کرنا ہو اور وہ اوسی فعل سے عمرو کو ہلاک کرے تو ملزم جُرم سے بری نہین سمجھا جاوے گا کیونکہ بہر صورت اوسنے ایک شخص کو ہلاک کیا جسکی سزا اوسکو ملنی چاہیے۔

دفعہ ۳۰۲ سزاے قتل عمد۔ جو کوئی شخص (۸۰) قتل عمد کا مرتکب ہوا اوسکو سزاے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور (۵۳) کی سزا دیجائیگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

س پ

اس دفعہ مین قتل عمد کی سزا مندرج ہے اور اس سزا کے تجویز کرنے مین مجوز کا یہ کام ہے کہ بلحاظ حالات مقدمہ سزا مناسب تجویز کرے کیونکہ بعض قتل نہایت فکر و تدبیر سے و بعض نہایت بیدردی کے ساتھ کیے جاتے ہین اور بعض خلاف اسکے۔ اکثر لوگونکی

یہ بھی رائے ہے کہ تا وقتیکہ نعش مہلوک کی نہ پائی جاوے مجرم کو قتل عمد کی سزا دینا نچاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی اتفاق پیش آیا ہے کہ مجرم بجرم قتل عمد سزایاب ہوا اور پھر وہی شخص جسکی ہلاکت کا مجرم پر الزام لگایا گیا زندہ نکلا۔

دفعہ ۳۰۳ سزاے قتل عمد مرتکبۂ مجرم جسکی نسبت حبس دوام بعبور دریاے شور کا حکم ہوا ہو

کوئی شخص (۱۱) جسکی نسبت حبس دوام بعبور دریاے شور (۵۳) کا حکم سزا صادر ہوچکا ہو قتل عمد (۳۰۰) کا مرتکب ہو تو اوسکو سزاے موت دیجائیگی۔

دفعہ ۳۰۴ سزاے قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد تک نہ پہونچے

ایضاً

جو کوئی شخص (۱۱) ایسے قتل انسان مستلزم سزا (۲۹۹) کا مرتکب ہو جو قتل عمد (۳۰۰) کی حد کو نہ پہونچتا ہو تو اوس شخص کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجائیگی یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا بشرطیکہ وہ فعل جس سے ہلاکت واقع ہوئی ہلاکت کا باعث ہونے کی نیت سے یا ایسے ضرر جسمانی کا باعث ہونے کی نیت سے کیا گیا جس سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے

ایضاً

یا دونون قسمون سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی بشرطیکہ فعل مذکور اس علم سے کیا گیا ہو کہ اوس سے ہلاکت کے واقع ہونے کا احتمال ہے مگر کچھ یہ نیت نہو کہ اوس سے ہلاکت واقع ہو یا ایسا ضرر (۴۴)

جسمانی پہونچے جس سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے —

اس جُرم کی سزا مین مجوز کو نہایت احتیاط و تمیز چاہیے — کیونکہ بعض صورتون مین حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا مناسب ہوگی اور بعض مین صرف خفیف جرمانہ — ہر چند قانون مین کوئی تفریق سزا کا قاعدہ خاص مندرج نہین ہے لیکن بطور عام یہ قاعدہ سمجھنا چاہیے کہ وہ جرائم جنمین ہلاکت کا پہونچانا یا جنمین ہلاکت کے پہونچنے کا احتمال ملزم کو ہو زیادہ سزا کے قابل ہین — جو فرق کہ درمیان جُرم قتل انسان مستلزم السزا و بالارادہ مضروبی شدید کے ہے اوسکی توضیح صدر نظامت ممالک مغربی نے اپنے سرکلر نمبر ٢٥ مورخہ ١٨ استمبر ١٨٦٣ع مین کی ہے چنانچہ نقل اوسکی ذیل مین مندرج کیجاتی ہے —

چونکہ حکام عدالت کے روبرو چند ایسے مقدمات پیش ہوئے ہین کہ جنمین عدالتہاے پیش نے بوجہ غلط سمجھنے معنی بعض مقدمات قانون مندرجہ اوس باب تعزیرات ہند کے جسمین جرائم موثر بہ جسم انسان بیان کیے گئے ہین اشخاص مجرم قتل انسان مستلزم سزا کی نسبت صرف جُرم بالارادہ پہونچانا ضرر شدید کا ثابت قرار دیا ہے لہذا حکام ممدوحین اپنے ماتحت کی عدالتہاے فوجداری کو جانب مراتب لحاظ طلب مرقومہ ذیل کے متوجہ کرتے ہین —

دفعہ ٢ تعریف عامہ جُرم قتل انسان مستلزم سزا کی مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ٢٩٩ مین مندرج ہے دفعہ ٣٠٠ مین تخصیص اون شرائط عامہ کی مندرج ہے جنکی بموجب قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد متصور ہے اور ثانیاً وہ مستثنے صورتین جنمین قتل انسان

مستلزم سزا قتل عمد متصور نہین ہے گو کہ منجملہ شرائط مذکورہ کے کوئی شرط موجود بھی ہو فقط دفعہ ۳۰۲ مین سزا اوسے قتل عمد معین کی گئی ہے اور جمیع مقدمات قتل انسان مستلزم سزا مین جو جرم مذکور کی تعریف عامہ مندرجۂ دفعہ ۲۹۹ مین داخل ہون مگر اونمین منجملہ شرائط متصرحۂ جزو اول دفعہ ۳۰۰ کے کوئی شرط موجود نہو خواہ جنمین کوئی شرط بشمول کسی صورت مستثنی مصرحۂ جزو آخر دفعہ مزبور کے پائی جاوے بموجب احکام مندرجۂ دفعہ ۳۰۴ کے سزا اوسے قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد تک نہ پہونچے دیجاویگی اور یہ احکام مندرجہ بالخصوص برعایت اوس فرق مصرحۂ دفعہ ۲۹۹ کے موضوع کی گئی ہین جو درمیان اون مقدمات قتل انسان مستلزم سزا کی جنمین وہ فعل جس سے ہلاکت واقع ہوئی ہلاکت کا باعث ہونے کی نیت سے یا ایسے ضرر جسمانی کے باعث ہونیکی نیت سے کیا گیا جس سے ہلاکت ہونیکا احتمال ہے اور اون مقدمات کے جنمین فعل مذکور ایسی نیت سے نہین کیا گیا مگر اس علم سے کیا گیا کہ اوس سے ہلاکت کی ہونے کا احتمال ہے واقع ہے ـ

دفعہ ۳۰ باب مذکورۂ بالا مین اول اون جرائم کا بیان ہے جو انسان کی جان پر موثر ہین بعد اوسکے دیگر جرائم موثر بجسم انسان کا تذکرہ علحدہ کیا گیا ہے مثلاً ضرر و مزاحمت بیجا و حبس بیجا و جبر مجرمانہ و حملہ فقط جرائم قسم اول و دیگر اقسام کے علحدہ علحدہ لکھے جانے سے صاف یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جرائم آخر الذکر کی نسبت یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ باعث ہلاکت نہین ہوتی لہذا جو احکام اون جرائم سے متعلق ہین وہ بادی النظر مین ان

مقدمات سے متعلق نہین ہوسکتے جنمین ہلاکت واقع ہوئی ہو الا بحالت موجود ہونے
ایسے حالات کے جس سے گمان نیت یا علم کا جو دفعہ ۲۹۹ مین واسطے قائم ہونے جرم
قتل انسان مستلزم سزا کے ضروری قرار دیا گیا ہے پیدا نہوا اور اون مقدمات مین
جنمین یہ ثابت ہو کہ بالارادہ ایسا ضرر شدید پہونچایا گیا جو مہلک ہوا ہرگز تسلیم کرنا اس امر کا
کہ علم مذکور نتھا عقلاً درست نہین ہوسکتا اور اس اصول کی صداقت سے خصوصاً ایسے مقدمون
مین جنمین بوسیلہ خطرناک حربون کے بالارادہ ضرر شدید پہونچایا گیا ہو انکار نہین ہوسکتا
لیکن ہرگاہ جمیع ضرر شدید مین کم یا زیادہ اندیشہ ہلاکت کا ہوتا ہے تو اور مقدمات مین بھی جنمین
خطرناک حربے بطور وسیلہ کام مین نہین لائے گئے تصور کرنا اس امر کا دشوار ہے کہ وہ شخص
جسکی نیت یا خیال مین کسی قسم کا ضرر شدید پہونچانا آیا تھا نہین جانتا تھا کہ اسکے نسبت
ہلاکت کے باعث ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ دفعہ ۳۲۰ مین منجملہ اقسام ضرر شدید کے
وہ ضرر جو جان کو خطرہ مین ڈالے بھی داخل ہے اور تصریح دفعہ ۳۲۲ مندرجہ مجموعۂ مذکور
سے واضح ہے کہ جس شخص کی یہ نیت ہو کہ ضرر شدید فلان قسم کا پہونچاوے یا جانتا ہو
کہ اوس سے اوسکے پہونچنے کا احتمال ہے اور واقع مین ضرر شدید دوسری قسم کا
پہونچاوے تو بھی اوسکی نسبت پہونچانا ضرر شدید کا تصور کیا جائے گا شخص مذکور کی
نسبت حکام کی دانست مین اوسطرح پر کاربند ہونا چاہیے کہ گویا خاص وہی ضرر شدید جو اوسنے
پہونچایا اوسکی نیت اور خیال مین تھا فقط واضح ہے کہ جب کسی شخص کی نیت یا خیال
مین ہو کہ ضرر شدید پہونچاوے اور اوسنے ایسا ضرر شدید پہونچایا ہو کہ جسکی تاثیر مہلک

سے خطر مین ڈالنا جان کا پایا جائے تو خواہ مخواہ یہ تصور کیا جایگا کہ وہ جانتا تھا کہ جو ضرر اوسنے پہونچایا ہے اوس سے احتمال واقع ہونے ہلاکت کا ہے پس نتیجہ تحریر بالا یہ ہے کہ جمیع مقدمات ہلاکت مین جو بوجہ بالارادہ پہونچانے ضرر شدید کے وقوع مین آئی ہون یہ تصور کیا جایگا کہ جرم قتل انسان مستلزم سزا سرزد ہوا فقط ایسی صورت مین بھی واقع ہونگی کہ جنمین بوجہ ضرر شدید جو بالارادہ نہین پہونچایا گیا ہلاکت وقوع مین آوے اور جنمین مجرم مرتکب جرم قتل انسان مستلزم سزا نہین بلکہ صرف جرم صغیرہ کا مرتکب ہوا ہو مثلاً بالارادہ پہونچانا ضرر یا کرنا جبر مجرمانہ وحملہ یعنی ایسے مقدمات جنمین ایسا فعل باعث ہلاکت ہوا ہے جو کہ مجموعہ تعزیرات ہند مین مجرم کی حد تک پہونچتا ہے الا ساتھ اوس نیت اور علم کے نہین کیا گیا جو واسطے قائم کرنے جرم قتل انسان مستلزم سزا کے ضرور ہے لیکن اس قسم کے مقدمات شاذ و نادر ہون گے۔

سرکلر نظامت عدالت ممالک مغربی نمبر ۳۹ مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۶۲ء بھی قابل دیکھنے کے ہے جسکا منشا یہ ہے کہ اگر جرم قتل انسان مستلزم السزا جو حد قتل عمد تک نہ پہونچے کسی کے ثابت ہوجاوے تو صاحب سشن جج اپنی تجویز مقدمہ مین ہمیشہ ذکر اسکا لکھا کرین کہ منجملہ اشکال مستثنیٰ مندرجہ دفعہ ۳۰۰ وہ جرم قتل انسان مستلزم السزا کونسی شکل سے متعلق تجویز ہوا اور اس جہت سے قتل عمد تک نہ پہونچنا اوسکا قرار پایا۔

س پ	**دفعہ ۳۰۵** خودکشی مین طفل یا مجنون کی اعانت	اگر کوئی شخص (۱) جسکی عمر اٹھارہ ۱۸ برس سے کم ہو یا کوئی مجنون یا کوئی مسلوب الحواس یا کوئی مخبط فطری یا کوئی

سنتشی خودکشی کا ارتکاب کرے تو جو کوئی شخص اوس خودکشی کے ارتکاب
مین اعانت (۱۰۷) گرے اوسکو سزاے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور
(۵۳) یا ایسی قید کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس برس سے زیادہ نہو اور جرمانہ کا
بہی مستوجب ہوگا۔

دفعہ ۳۰۶ خودکشی مین اعانت۔ اگر کوئی شخص (۱۱) خودکشی کا ارتکاب کرے تو جو کوئی شخص
اوس خودکشی کے ارتکاب مین اعانت کرے اوسکو
دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس
برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

س پ

دفعہ ۳۰۷ قتل عمد کا اقدام۔ جو کوئی شخص (۱۱) کوئی فعل (۳۳) ایسی نیت یا ایسے علم
سے اور ایسی حالت مین کرے کہ اگر وہ اوس فعل کے ذریعے سے ہلاکت
(۴۶) کا باعث ہوتا تو قتل عمد (۳۰۰) کا مجرم ہوتا اوسکو دونون قسمون مین سے کسی
قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ
جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

ایضاً

اور اگر اوس فعل کے باعث سے کسی شخص کو ضرر (۳۱۹) پہونچے تو مجرم یا تو حبس دوام
بعبور دریاے شور کا یا اوس سزا کا جو اس دفعہ مین پہلے بیان کی گئی ہے مستوجب ہوگا

ایضاً

تمثیلین

(۱) زید بکر کو ہلاک کرنے کی نیت سے ایسی حالت مین اوسپر بندوق چلاے کہ اگر وہ مر جاے

ہلاکت واقع ہوتی توزید قتل عمد کا مجرم ہوتا توزید اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہے

(ب) زید کسی کم عمر طفل کے ہلاک کرانے کی نیت سے اوسکو کسی ویران جگہ مین ڈالدے تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوگا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے گو اوس طفل کی ہلاکت واقع نہو

(ج) زید بکر کے مار ڈالنے کی نیت کرکے ایک بندوق خریدے اور اوسکو بھرے توہنوز زید جرم کا مرتکب نہین ہے پھر زید بکر پر بندوق چلائے توزید اوس جُرم کا مرتکب ہوگا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے اور اگر اوس بندوق کے چلانے سے وہ بکر کو زخمی کرے توزید اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو اس دفعہ کے جزو اخیر مین مقرر کی گئی ہے۔

(د) زید بکر کو زہر سے مار ڈالنے کی نیت کرکے زہر خریدے اور اوسکو اوس کھانے مین ملادے جو زید کی تحویل مین رہتا ہو توہنوز زید نے اوس جرم کا ارتکاب نہین کیا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے پھر زید اوس کھانے کو بکر کے میز پر لگائے یا بکر کے نوکرون کو دیدے کہ وہ اوسکو بکر کے میز پر لگائین توزید اوس جرم کا مرتکب ہوا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

جو علم و نیت کہ قتل عمد مین درکار ہے وہی اس جُرم کے واسطے بھی درکار ہے۔ قتل عمد اور اقدام قتل عمد مین صرف یہ فرق ہے کہ اگر اوس قتل سے ہلاکت واقع ہوجای تو قتل عمد ہوگا اور اگر ہلاکت واقع نہو اور وہ شخص جسکو ہلاک کرنا ملزم کی نیت مین تھا اوسکو باستثنائے ہلاکت کسی قسم کا ضرر بھی پہونچے خواہ نہ پہونچے تو اقدام قتل متصور ہوگا۔ البتہ اگر ضرر اوس فعل سے پہونچے گا مُجرم کو زیادہ سزا ملے گی اور اگر نہ پہونچیگا تو اوس سے کم لیکن دونون صورتون مین جُرم اقدام قتل عمد ہوگا۔ اقدام قتل عمد میز

وہ فعل شامل ہین کہ جن سے قتل عمد کے ہونے مین ذراسی کسر رہجائے مثلاً اگر زید عمرو پر بندوق چلائے اور اوس بندوق مین گولی نہو یا صرف بندوق کو چھتیاوے اور سر نکرے یا وہ بندوق اس قابل نہو کہ چل سکے تو ایسی صورتمین داخل اقدام قتل عمد نہین ہین — لیکن البتہ اگر بندوق مین گولی پڑی ہو اور وہ بقصد ہلاکت عمرو پر چلاوے اور اتفاق سے گولی خطا کر جاوے تو چونکہ ہلاکت کے واقع ہونے مین ذراسی کسر پڑ گئی کہ گولی نشانہ پر نہ لگی باقی اور ہر طرح سے سامان ہلاکت ہوچکا تھا تو ایسی صورت مین زید مرتکب اقدام قتل عمد سمجھا جاویگا —

دفعہ ۳۰۸ قتل انسان مستلزم سزا کے ارتکاب کا اقدام —	جو کوئی شخص (۱۱) کوئی فعل (۳۳) ایسی نیت یا ایسے علم سے اور ایسی حالت مین کرے کہ اگر وہ اوس فعل کے ذریعے سے ہلاکت (۴۶) کا باعث ہو تو وہ اوس قتل انسان

ت پ ض س

مستلزم سزا (۲۹۹) کا مجرم ہو جو قتل عمد (۳۰۰) کی حد کو نہین پہونچتا ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی —

ایضاً

اور اگر اوس فعل کے باعث سے کسی شخص کو ضرر (۳۱۹) پہونچے تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی —

تمثیل

زید سخت اور ناگہانی باعث اشتعال طبع کے سبب سے بکر پر ایسی حالت مین تمنچہ چلائے

کہ اگر وہ اوسکے ذریعے سے ہلاکت کا باعث ہوتا تو وہ اوس قتل انسان مستلزم سزا کا مجرم

ہوتا جو قتل عمد کی حد تک نہین پہونچتا ہے تو زید اوس جُرم کا مرتکب ہوا جسکی تعریف اس دفعہ

مین کی گئی ہے۔

دیکھو حاشیہ دفعہ ۳۰۷۔

محض

پ ض

دفعہ ۳۰۹ خودکشی کے ارتکاب کا اقدام۔ — جو کوئی شخص خودکشی کے ارتکاب کا اقدام کرے اور کوئی ایسا فعل کرے جو جُرم مذکور کے ارتکاب کی

طرف منجر ہو تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد ایک برس تک

ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

اکثر اس جُرم کا وقوع عورات کی جانب سے ہوتا ہے۔ روزمرہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض

عورات کنوئے یا تالاب مین گر کر مر جاتی ہین اور جب اصلیت دریافت کیجاتی ہے کہ

کس بات پر اونھون نے اپنی جان دی تو اکثر کوئی وجہ کافی بھی ایسی نہین معلوم ہوتی

سوائے اسکے کہ ساس بہو مین زبانی تکرار ہوئی تھی یا خاوند نے اپنی عورت کو تنبیہ کی

تھی یا کوئی اور وجہ ایسی ہی ضعیف ہوتی ہے۔ اس جرم کے واسطے اسقدر ثبوت کفایت

نہین کرتا کہ عورت نے کہا تھا کہ مین کنوئے مین ڈوب مرونگی تا وقتیکہ کوئی فعل ادسکے

ایسا ظہور مین نہ آیا ہو جس سے یقین واثق اس امر کا ہو جاوے کہ اگر وہ عورت اوس

سے باز نہ رکھی جاتی تو ضرور اپنی جان دیدیتی۔ مثلاً اگر عورت جاکر کنوئے مین بقصد اپنی ہلاکت

سے کے لگے اور ایسی حالت مین کوئی اوسکو جا کر پکڑے یا عورت کنوئے مین بقصد ہلاکت کود ے اور اوس کنوئے مین اتفاق سے پانی نہوا اور وہ زندہ نکلے تو ایسی صورتون مین یہ سمجھا جاویگا کہ اوسنے اپنی ہلاکت کا اقدام کیا۔ سوا ے صورت مرقومۂ بالا کے اقدام خودکشی کی اور صورتین بھی ہین مثلاً کوئی مریض بوجہ تکلیف عارضہ کے اپنی جان دینے پر آمادہ ہو یا کوئی شخص کسی کے مکان پر دھرنہ دیکر بیٹھے اور بقصد جان دینے کے دو تین روز تک کھانا ترک کر دیوے یا جان دینے پر آمادہ ہو۔

دفعہ ۳۱۰ – ٹھگ | جس کسی شخص (۱۱) نے کسبوقت بعد جاری ہونے اس ایکٹ کے کسی اور شخص یا اور اشخاص کے ساتھ عادۃً اس غرض سے ملاپ رکھا ہو کہ قتل عمد (۳۰۰) کے ذریعے سے یا بشمول قتل عمد کے سرقہ بالجبر (۳۹۰) یا دزدی اطفال کے جُرم کا ارتکاب ہو وہ ٹھگ کہلایا جائیگا۔

دفعہ ۳۱۱ – سزا | جو کوئی شخص ٹھگ (۳۱۰) ہو اوسکو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیجائیگی اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ س پ

قانون ۳۰ – ۱۸۳۶ء عیسوی ایسے جرائم کے واسطے تھا کہ بموجب قانون ۱۷ – ۱۸۶۲ء کے منسوخ ہو گیا۔

استقاط حمل کرانے اور جنین کو ضرر پہونچانے اور بچون کو باہر ڈالدینے اور اخفاے تولد کے بیان مین

دفعہ ۳۱۲ – اسقاط حمل کرانا | جو کوئی شخص (۱۱) بالارادہ (۳۹) کسی عورت کی اسقاط حمل کا س ض

باعث ہو تو اگر وہ اسقاط حمل نیک نیتی (۵۲) سے اوس عورت کے جان بچانے کے لیے نہ کرایا گیا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد تین۳ برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

ض س

اور اگر اوس عورت کی جنین مین جان پڑ گئی ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح وہ عورت جو خود اپنے اسقاط حمل کی باعث ہو اس دفعہ کی مراد مین داخل ہے

اسقاط حمل سے قبل ایام وضع حمل حمل کا گرانا مراد ہے اور عوام اسکو پیٹ گرانا کہتے ہیں اس جرم کے ارتکاب کے واسطے ضرور ہے کہ عورت واقعی مین حاملہ ہو اور صرف شبہہ حمل (جس صورت مین کہ حمل نہو) کافی نہین سمجھا جاوے گا۔ بالارادہ دیکھو دفعہ ۳۹۔ اگر جنین مین جان پڑ گئی ہو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پیٹ کے اندر بچہ کے جان پڑ جاوے اور یہ ایک قسم کی کیفیت ہے کہ جو عورات حاملہ کو حمل کے چوتھے یا پانچوین مہینے مین معلوم پڑتی ہے اور بچہ پیٹ کے اندر پھڑکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ بصحت دریافت ہونا اس امر کا غیر ممکن ہے کہ کب جنین مین جان پڑی بلکہ اکثر عورات کو بھی بچہ کے پھڑکنے کا تمیز کمتر ہوتا ہے اور بعض کو ایام حمل مین کبھی بھی نہین ہوتا تو جنین کے جان پڑنے سے منشاء قانون یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب

حمل کو کسیقدر عرصہ زائد گذر جاوے مثلاً چار پانچ مہینے کا حمل ہو جاوے ۔ مجوز کو
اس قسم کے جرائم مین نہایت عقلمندی سے کام کرنا چاہیے کیونکہ یہ جرم ایسا ہے
اور لوگون کے حالات مین اسقدر اسکا اثر ہوتا ہے کہ اگر جھوٹا اتہام بھی کسی پر
لگایا جاوے تو عمر بھر کو اوسکے خاندان مین بٹہ لگجاتا ہے اور اوسکی آبرو مین بڑا
فرق پڑجاتا ہے ۔ یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ اگر خود عورت اپنا حمل گرا دے تو
وہ بھی اسکے منشاء سے خارج نہین معلوم ہوتی بلکہ اس دفعہ کے جرم کی مرتکب سمجھی جاویگی

دفعہ ۳۱۳ عورت کی بلا رضامندی اسقاط حمل — جو کوئی شخص (۱۱) بلا رضامندی عورت کے اوس جرم کا مرتکب ہو جسکی تعریف پچھلی ملحق الذکر دفعہ مین کی گئی ہے عام اس سے کہ اوس عورت کے جنین مین جان پڑ گئی ہو یا نہین تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجایگی یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس۱۰ برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ۔ (س)

دفعہ ۳۱۴ ہلاکت جسکا باعث وہ فعل ہو جو اسقاط حمل کی نیت سے کیا گیا ہو — جو کوئی شخص کسی عورت کا اسقاط حمل کرانے کی نیت سے کوئی ایسا فعل (۳۳) کرے جو اوس عورت کی ہلاکت (۴۶) کا باعث ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس۱۰ برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ۔ (ایضاً)

س

اگر وہ فعل عورت کی بلا رضا مندی کیا گیا ہے۔

اور اگر وہ فعل عورت کی بلا رضامندی کیا جاے تو یا تو جبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجایگی یا وہ سزا دیجایگی جو پہلے بیان کی گئی ہے۔

تشریح اس جرم کے متحقق ہونے کے لیے مجرم کا یہ جاننا ضرور نہین ہے کہ اوس فعل (۳۳) سے ہلاکت (۴۶) واقع ہونے کا احتمال ہے۔

مثلاً اگر حمل گرانے کی نیت سے کوئی دوا عورت کو کھلائی جاوے اور وہ دوا ایسی بھی نہو کہ جسکی نسبت گمان اسکا ہو سکے کہ وہ کسی قسم کا نقصان پیدا کریگی یا جس سے عورت مرجاویگی تو بھی دوا کھلانے والا بموجب اس دفعہ کے مجرم سمجھا جاوے گا۔ زید بہ نیت اسقاط حمل ہندہ کو دوا کھلاتا ہے اور دونون یہ جانتے ہین کہ یہ دوا ایسی ہے کہ اس سے جان جانے تک کا بھی احتمال ہو۔ پس اگر ہندہ کی رضامندی سے زید وہ دوا اوسکو کھلاوے اور وہ مرجاوے تو زید قتل انسان مستلزم السزا کا مرتکب ہوگا اور اگر بلا رضامندی ہندہ کے وہ دوا اوسکو کھلائی جاوے تو قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ اور دونون صورتون مین بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہوگا۔

س

دفعہ ۳۱۵ فعل جو بچے کو زندہ نہ پیدا ہونے دینے یا پیدا ہونے کے بعد اوسکی ہلاکت کا باعث ہونیکی نیت سے کیا گیا ہو۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی بچے کے پیدا ہونے سے پہلے کوئی فعل (۳۳) اس نیت سے کرے کہ وہ اوسکے باعث سے اوس بچے کے زندہ پیدا ہونے کو روکے یا اوسکے پیدا ہونے کے بعد اوسکی ہلاکت کا باعث ہو

اور اوس فعل سے اوس بچے کی زندہ پیدا ہونے کو روکے یا اوسکے پیدا
ہونے کے بعد اوسکی ہلاکت کا باعث ہو تو اگر وہ فعل نیک نیتی (۵۲) سے
ماکی جان بچانے کے لیے نکیا گیا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے
کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے
یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی۔

وہ اشخاص جو قبل ولادت بچہ کسی فعل سے اوسکو مان کی پیٹ کے اندر مار ڈالین یا
اس قابل کر دیوین کہ وہ بچہ پیدا ہونے کے بعد مر جاوے تو بموجب اس دفعہ کے
مستوجب سزا ہونگے۔ یہ جرم اوسحالت مین وقوع مین آوے گا جب وضع حمل کو
زمانہ تھوڑا رہگیا ہو۔ اگر بچے کے مار ڈالنے سے اوسکی مان کی جان کی حفاظت مقصود
ہے تو یہ امر داخل جرم نہین ہے دیکھو دفعہ ۵۲۔ اگر بچہ جناتے وقت کوئی بد احتیاطی
دایہ سے ہو جاوے جس سے اوس بچے کی جان کو نقصان پہونچے تو وہ اس دفعہ
کی مجرم متصور نہو گی۔

دفعہ ۳۱۶ ایسے فعل سے جو قتل انسان مستلزم سزا کی حد تک نہ پہونچتا ہے کسی جاندار جنین کی ہلاکت کا باعث ہونا

جو کوئی شخص ایسی حالت مین کوئی فعل (۳۳) کرے کہ وہ
اگر اوسکے ذریعے سے ہلاکت (۴۶) کا باعث ہوتا تو وہ قتل
انسان مستلزم سزا کا مجرم ہوتا اور اوس فعل سے کسی
جاندار جنین کو ہلاک کرائے تو شخص مذکور کو دونون قسمون
مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے

س

اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا*

تمثیل

زید یہ جانکر کہ وہ غالباً کسی حاملہ عورت کو ہلاک کریگا کوئی ایسا فعل کرے کہ اگر اوس سے عورت کی ہلاکت واقع ہوتی تو وہ قتل انسان مستلزم السزا کی حد تک پہونچتا اور اوس عورت کو ضرر پہونچے مگر ہلاک نہو لیکن وہ جنین جاندار جسکی وہ عورت حاملہ ہے اوس فعل کے باعث سے ہلاک ہوجاے تو زید اوس جرم کا مجرم ہوا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

مثلاً اگر کوئی شخص کسی حاملہ عورت کو مارے اس نیت سے کہ وہ مرجاوے یا اس علم سے کہ اوس صدمہ سے اوس عورت کے مرنے کا احتمال ہے اور اوس سے جاندار جنین مرجاوے تو مارنے والا اوس جُرم کا مرتکب سمجھا جاوے گا جو اس دفعہ مین مندرج ہے۔ کاش بچہ نہ مرے تو تعجب نہین جو ملزم اقدام قتل انسان مستلزم السزا کا مرتکب سمجھا جاوے۔

دفعہ ۳۱۷ باپ یا کسی شخص محافظ کا بارہ برس سے کم عمر کے بچے کو ڈالدینا اور چھوڑ دینا۔

جو کوئی شخص کسی بارہ ۱۲ برس سے کم عمر طفل کا باپ یا مایا محافظ ہوکر اوس طفل کو کسی جگہ اس نیت سے ڈالدے یا چھوڑ دے کہ اوس طفل سے قطع تعلق کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۳۰ ۵) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجاینگی*

تشریح اس دفعہ سے یہ مراد نہین ہے کہ اگر اوس ڈالدینے کے سبب سے وہ طفل ہلاک ہوجاے تو مجرم جرم قتل عمد (۳۰۰) یا قتل انسان مستلزم سزا (۲۹۹) مین جیسی صورت ہو ماخوذ نکیا جائے *

والدین پر فرض ہے کہ اپنی اولاد کی پرورش وحفاظت کرین پس ان دونون مین سے اگر کوئی شخص بارہ برس سے کم عمر کے بچے کو چھوڑ دے اس نیت سے کہ اوس سے قطع تعلق ہو جاوے تو وہ بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہوگا۔ بچہ خواہ منکوحہ عورت سے ہو یا حرامزادہ مگر ہر حالت مین والدین پر پرورش اوسکی لازم ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی عورت شفاخانہ یا کسی محتاج خانہ مین اپنے بچے کو چھوڑ جاوے اسطرحپر کہ اوس کو اوس بچہ سے تعلق رکھنا منظور نہو اور دوسری عورت نے بچے کو ایک میدان مین اوسی نیت سے چھوڑ جاوے تو دونون مرتکب ایک ہی جرم کی سمجھی جاوینگی گر مجوز کو مناسب ہے کہ صورت اول مین کم اور صورت ثانی مین زیادہ سزا تجویز کرے کیونکہ اول صورت مین بچے کی جان جانے کا کم بلکہ بالکل اندیشہ نہین تھا اور حالت ثانی مین البتہ زیادہ خطرہ تھا۔ اگر وہ میدان پرخطر تھا اور احتمال بچے کی جان جانے کا ہوسکتا تھا تو کیا عجب ہے کہ جو اوس عورت کا جرم قتل انسان مستلزم السزا کی حد تک پہونچ جاوے اور اگر بچہ مرجاوے یا اوسکو کوئی جانور کھا جاوے تو وہ عورت قتل عمد کی مرتکب سمجھی جاوے۔ باپ پر اپنی عورت یا بچے کے واسطے سامان پرورش مہیا کر دینا فرض ہے اور کم عمر بچے کی پرورش مان کے متعلق ہے پس اکثر اس قسم کے جرائم کا ارتکاب عورتون کی جانب سے ہوگا۔

دفعہ ۳۱۸ لاش کو چپکے سے رکھدینے سے اخفاے ولادت

جو کوئی شخص کسی طفل کی لاش چپکے سے دفن کر دینے سے یا کسی اور طرح اوسکو علٰحدہ کر دینے سے قصداً اوس طفل کے تولد کا اخفا کرے یا اوسکے اخفا مین جہد کرے عام اس سے کہ وہ طفل پیدا ہونے سے پہلے یا پیچھے یا پیدا ہونے مین مرگیا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی —

بچے کی لاش کو چھپانا واقعی مین کوئی جرم نہین ہے لیکن البتہ فعل مشتبہ ہے اور ایک قسم کا گمان جرم پیدا کرتا ہے — اس جرم کے واسطے اول ولادت بچے کی ثابت ہونی چاہیے اور دوم یہ کہ لاش اوسکی چھپائی گئی — اس دفعہ مین اخفاے ولادت جرم ہے اور نہ اخفاے حمل یا اخفاے موت اور یہ بھی قابل لحاظ نہین ہے کہ بچہ مرا ہوا پیدا ہوا یا پیدا ہو کر مرگیا — چونکہ بروقت ولادت بچے کی جان نہایت نازک ہوتی ہے اور ذرہ سے فعل سے ہلاکت اوسکی ممکن ہے اور اکثر حرامی بچے بروقت ولادت مار بھی ڈالے جاتے ہین لہذا ایسے بچون کی جان کی حفاظت کے مقصود سے اخفاے ولادت جرم قرار دیا گیا ہے —

ضرر کے بیان مین

بہت سے جرائم جو ضرر کے زمرہ مین مندرج کیے گئے ہین ایسے ہین کہ وہ حملہ مین بھی

آسکتے ہین۔ مثلاً اگر کوئی کسیکو لاٹھی سے مضروب کرے جس سے ٹانگ ٹوٹ جاوے

تو صورت حملے کی بھی اس سے پیدا ہوتی ہے اور ضرر جسمانی بھی ظاہر ہے مگر یہ بھی

ضرور نہین ہے کہ ہر ضرر کے ساتھ حملہ بھی شامل ہو مثلاً اگر کوئی شخص ایک گڈھا سر راہ

کھودے اس نیت سے کہ اوسمین دوسرا شخص گرپڑے اور چوٹ کھاوے تو یہ صورت ضرر

کی ہے اور حملہ کا لگاؤ اسمین مطلق پایا نہین جاتا۔ اس قسم کے جرائم کی سزا مین

مقننون نے نہایت عقل و تمیز کو صرف کیا ہے اور جہان تک ہوسکا ہر صورت کے

جرم کے واسطے ہر پہلو پر نظر کرکے خاص سزا تجویز کردی ہے۔ چنانچہ بطور عام ضرر

دو قسم کے رکھے ہین ایک صرف ضرر دوسرا ضرر شدید اور گو ان دونون کے درمیان

مین بھی قانون نے ایک حد خاص مقرر کردی ہے مگر تاہم اکثر ایسی صورتین پیدا

ہوتی ہین کہ اونکے درمیان مین بصحت تمام کوئی حد خاص قرار دینا ممکن نہین۔ پس

ایسی صورتون مین جرم کا تمیز کرنا مجوز کی راے پر چھوڑا گیا ہے۔

دفعہ ۳۱۹ ضرر — جو کوئی شخص کسیکو درد جسمانی یا مرض جسمانی یا ضعف

جسمانی پہونچائے تو کہا جائیگا کہ اوسنے ضرر پہونچایا۔

اس ضرر سے وہ ضرر مراد نہین ہے کہ جو نہایت خفیف ہو اور متوسط عقل و مزاج کا آدمی

جسکا شاکی نہو دیکھو دفعہ ۹۵

دفعہ ۳۲۰ ضرر شدید — ضرر (۳۱۹) کی صرف وہ قسمین جو نیچے لکھی جاتی ہین

ضرر شدید کہے جائینگے۔

پہلی مخنث کیا جانا

دوسری کسی ایک آنکھ کی بصارت کا ہمیشہ کے لیے معدوم کیا جانا

تیسری کسی ایک کان کی سماعت کا ہمیشہ کے لیے معدوم کیا جانا

چوتھی کسی عضو یا مفصل کا معدوم کیا جانا۔

پانچوین کسی عضو یا مفصل کی قوی کا معدوم کیا جانا یا ہمیشہ کے لیے ضعیف کیا جانا۔

چھٹی سر یا چہرے کا ہمیشہ کے لیے بدصورت کیا جانا

ساتوین کسی ہڈی یا دانت کا توڑ ڈالا جانا یا اوکھاڑ ڈالا جانا

آٹھوین کوئی ضرر جو جان کو خطرین ڈالے یا بیس روز کے عرصے تک شخص متضرر کو سخت درد جسمانی مین مبتلا رکھے یا اوسکو اپنے معمولی کاروبار کرنے کے ناقابل کر دے

ایک مقدمہ مین ایک شخص مضروب ہو کر اسپتال کو گیا ۱۹ روز وہان رہا اور بیسوین روز وہ بالکل اچھا ہو کر نکلا ججون نے تجویز کیا کہ اس دن کو بھی اون بیس دنون کا ایک دن تصور کرنا چاہیے جسمین وہ اپنے معمولی کاروبار کرنے کے قابل نہین رہا۔

دیکھو حواشی مسٹر مین صاحب درباب مضروبی شدید۔

دفعہ ۳۲۱ بالارادہ ضرر پہونچانا۔	جو کوئی شخص (۱۱) اس نیت سے کوئی فعل (۳۳) کرے کہ اوسکے ذریعے سے کسی شخص کو ضرر (۳۱۹) پہونچا دے

یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوس فعل کے ذریعے سے وہ کسی شخص کو ضرر پہونچائے گا اور اوسکے ذریعے سے وہ کسی شخص کو ضرر پہونچائے تو کہا جائیگا کہ اوسنے بالارادہ ضرر پہونچایا ٭

کوئی فعل کرے ۔ اسمین کسی فعل کا ترک ناجائز بھی شامل ہے ۔ اس جرم کے واسطے نیت و ارادہ بھی درکار ہے وظہور فعل سے اکثر اوقات اسکی کیفیت بخوبی واضح ہو جاویگی ۔ واسطے توضیح اس دفعہ کے ایک صورت خاص کا تذکرہ مناسب ہے مثلاً فرض کرو کہ ایک شخص کی نیت مین یہ ہے کہ وہ زید کو ضرر پہونچائے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ زید کو ضرر پہونچائے گا وہ بلا قصد و نیت عمرو کو ضرر پہونچائے تو بھی یہ کہا جائیگا کہ اوسنے عمرو کو بالارادہ ضرر پہونچایا ۔

دفعہ ۳۲۲ — بالارادہ ضرر شدید پہونچانا

جو کوئی شخص (۱۱) بالارادہ (۳۲۱) ضرر پہونچائے تو اگر وہ ضرر (۳۱۹) جسکا پہونچانا اوسکی نیت مین ہو یا جسکو وہ جانتا ہو کہ اوس سے اوسکے پہونچنے کا احتمال ہے ضرر شدید ہو اور جو ضرر اوس سے پہونچایا ہے وہ ضرر شدید ہے تو کہا جائیگا کہ اوسنے بالارادہ ضرر شدید پہونچایا

تشریح یہ بات کہ ایک شخص نے بالارادہ ضرر شدید (۳۲۲) پہونچایا نکہی جائیگی بجز اسکے کہ وہ ضرر شدید پہونچائے اور اوسکی یہ نیت بھی ہو یا اس امر کا احتمال اوسکے علم مین بھی ہو کہ وہ اوس فعل کے ذریعے سے ضرر شدید پہونچائے لیکن اگر وہ یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جانکر کہ وہ ایک قسم کا ضرر شدید پہونچائے گا فی الواقع

کسی اور قسم کا ضرر شدید پہونچائے تو کہا جائیگا کہ اوس شخص نے بالارادہ ۳۹ ضرر شدید پہونچایا۔

تمثیل

زید یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جانکر کہ بکر کے چہرے کو ہمیشہ کے لیے بدصورت کردے بکر کے ایک ضرب لگائے تو بکر کے چہرے کو ہمیشہ کے لیے بدصورت تو نہ کرے مگر اوسکے سبب سے بیس روز کے عرصے تک بکر کو سخت درد جسمانی مین مبتلا رکھے تو زید نے بالارادہ ضرر شدید پہونچایا اس جرم کے واسطے صرف یہ ضرور نہین ہے کہ جو ضرر پہونچایا گیا وہ شدید ہے بلکہ ثبوت اسکا بھی ہونا چاہیے کہ ملزم کی نیت مین ضرر شدید کا پہونچانا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک شخص کی نیت مین صرف ضرر خفیف پہونچانا ہو اور اتفاق سے اوسکو ضرر شدید پہونچ جاوے ۔ مثلاً ایک شخص کسیکو آہستہ سے دھکہ دیوے اور اوس سے وہ زمین پر گر پڑے اور اوسکی ٹانگ ٹوٹ جاوے تو ایسی حالت مین ملزم کو مرتکب جرم ضرر شدید سمجھنا ایک قسم کی بے انصافی ہے کیونکہ وہ اوس فعل کے عوض مین سزا پاویگا جسکا نہ اوسکو علم اور نہ احتمال تھا اور نہ جسکا ارتکاب اوسکی نیت مین تھا۔ لیکن اگر کسی شخص کی نیت مین ایک خاص قسم کا ضرر شدید پہونچانا ہو تو یہ امر قابل لحاظ نہوگا کہ آیا جو ضرر شدید کہ ملزم پہونچانا چاہتا تھا وہی اوس شخص کو پہونچا یا کسی دوسرے قسم کا۔ صرف اسقدر دیکھنا چاہیے کہ جو ضرر پہونچا وہ ضرر شدید ہے یا نہین۔ چونکہ اس جرم کی خفت و سنگینی کا مدار ملزم کی نیت پر ہے لہذا مجوزکو باحتیاط شہادت معتمد سے اپنا اطمینان کر لینا چاہیے

کہ ملزم کی نیت کیسی تھی اور اکثر اوقات اوسکے فعل سے اوسکی نیت کا حال دریافت ہو جاوے گا۔ لیکن اس امر کا دریافت ہونا کہ کس حد تک ضرر پہونچانا ملزم کی نیت مین تھا بہت سی صورتون مین ایک امر غیر ممکن ہے گو لاحاصل نہین کہا جاسکتا۔

دفعہ ۳۲۳ بالارادہ ضرر پہونچانے کی سزا۔ جو کوئی شخص (۱۱) اوس صورت کے سوا جسکی نسبت دفعہ ۳۳۴ مین حکم ہے بالارادہ ضرر (۳۲۱) پہونچاوے تو شخص مذکور دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی

دفعہ ہذا مین صرف ضرر خفیف کی سزا مندرج ہے۔ لیکن بعض صورتین ایسی لاحق ہوسکتی ہین جن سے بھی جرم خفیف یا سنگین ہو جاتا ہے کہ یہ امر اگلی دفعات سے واضح ہو جائیگا

دفعہ ۳۲۴ خطرناک حربون یا وسیلون سے بالارادہ ضرر پہونچانا۔ جو کوئی شخص (۱۱) اوس صورت کے سوا جسکی نسبت دفعہ ۳۳۴ مین حکم ہے تیر یا گولی وغیرہ چھوڑ [illegible] یا کاٹنے کسی ہتیار یا کسی ا[illegible] [illegible]ریعے سے جسکو حربے کے کام مین لائین تو ا[illegible] [illegible]ت سے ہلاکت (۴۶) کے واقع ہونے کا احتمال ہے یا آگ [illegible] [illegible]زم کیے ہوئے مادے کے ذریعے سے یا زہر یا کسی اکال ماد[illegible] [illegible] ذریعے سے یا بھک سے اوڑجانے والے کسی ماد[illegible] [illegible] ذریعے سے یا کسی ایسے مادے

کے ذریعے سے جسکا دم لگانا یا نگلنا یا خون مین ملا لینا انسان کے جسم
کو مضر ہو یا کسی حیوان کے ذریعے سے بالارادہ ضرر (۳۲۱) پہونچائے تو اوس
شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی
میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی
اگر کوئی شخص کسیکو ایک گھونسا زور سے مارے اور دوسرا شخص کسیکو گرم لوہے سے
داغ دیوے تو گو دونون صورتون مین تکلیف یکسان ہو لیکن جس شخص نے کہ گرم لوہے سے
داغا ہے اوسکو بمقابلہ شخص اول سزا سخت بموجب اس دفعہ کے دیجاوے گی کیونکہ جس
طریقہ سے کہ اوسنے ضرر پہونچایا وہ طریقہ نہایت نازیبا و زیادہ خطرناک تھا۔ اگر بہ نیت
ضرر رسانی کوئی شخص کسیکو بیہوش کرنے والی دوا کھلائے تو وہ بموجب دفعہ ۳۲۸
مستوجب سزا ہوگا لیکن جب کہ اس قسم کی دوا کھلانے سے کوئی نیت خاص کھلانیوالے
کی ثابت نہو تو بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا سمجھا جاویگا۔

دفعہ ۳۲۵ بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کی سزا۔ جو کوئی شخص (۱۱) اوس صورت کے سوا جسکی نسبت
دفعہ ۳۳۵ مین حکم ہے بالارادہ ضرر شدید (۳۲۲) پہونچائے
تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا
دیجاوے گی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا
بھی مستوجب ہوگا۔

دیکھو حاشیہ دفعہ ۳۰۴

س معضل
پ ض

س پ

دفعہ ۳۲۶ خطرناک حربون یا وسیلون کے ذریعے سے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا۔

جو کوئی شخص اوس صورت کے سوا جسکی نسبت دفعہ ۳۳۵ مین حکم ہے تیر یا گولی وغیرہ چھوڑنے یا بھونکنے یا کاٹنے کے ہتیار یا کسی ایسے ہتیار کے ذریعے سے جسکو حربے کے کام مین لائین تو اوس کے باعث سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے یا آگ یا کسی گرم کیے ہوئے مادے کے ذریعے سے یا زہر یا کسی اکال مادے کے ذریعے سے یا بھک سے اوڑ جانیوالے مادے کے ذریعے سے یا کسی ایسے مادے کے ذریعے سے جسکا دم لگانا یا نگلنا یا خون مین ملا لینا انسان کے جسم کو مضر ہو یا کسی حیوان کے ذریعے بالارادہ ضرر شدید (۳۲۲) پہونچائے تو اوس شخص کو حبس دوام بعبور دریاے شور (۵۳) کی سزا دیجایگی یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ؛

س پ

دفعہ ۳۲۷ مال کا استحصال بالجبر کرنے یا کسی فعل ناجائز پر مجبور کرنے کے لیے بالارادہ ضرر پہونچانا۔

جو کوئی شخص بالارادہ اس غرض سے ضرر پہونچائے کہ شخص متضرر سے یا کسی اور شخص سے جو متضرر سے غرض رکھتا ہو کوئی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کا استحصال بالجبر (۳۸۳) کرے یا اسلیے کہ شخص متضرر کو یا کسی اور شخص کو جو شخص متضرر سے غرض رکھتا ہو کوئی ایسا امر کرنے پر مجبور کرے جو خلاف

قانون ہے یا جس سے کسی جُرم کا ارتکاب سہل ہو جاے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۴۳ ۵) کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جو متضرر سے غرض رکھتا ہو۔ یعنی شخص متضرر کا کوئی قرابت مند ہو یا اوسکا نوکر یا دوست۔ اگر کسی مال پر کسی شخص کو استحقاق بھی پہونچتا ہو بلکہ وہ مال اوسیکا ہو لیکن جبکہ دوسرے کے قبضے مین ہو اور اوس سے بجبر مار پیٹ کر وہ مال چھین لیا جاوے تو مار پیٹ کر کر چھیننے والا اوس مال کا اس دفعہ کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔

س پ

دفعہ ۳۲۸ ضرر وغیرہ پہونچانے کی نیت سے بیہوش کرنیوالی دوا کھلانا۔ جو کوئی شخص کسی قسم کا زہر یا کوئی بیہوش کرنے والی یا منشی یا مضر صحت دواے مفرد یا کوئی دوسری شئے اس نیت سے کسی کو کھلائے یا کھلوائے کہ اوس شخص کو ضرر پہونچائے یا اس نیت سے کہ کسی جُرم (۸) کا ارتکاب کرے یا اوسکے ارتکاب کو سہل کرے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اوسکے ذریعے سے ضرر پہونچائے گا تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۴۳ ۵) کی سزا دیجاوے گی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

مثلاً اگر کوئی شخص کسیکو بیہوش کرنے والی دوا کھلا دے بہ نیت ضرر اور اوس سے کچھ ضرر نہ پہونچے تب بھی وہ مرتکب جرم تصور کیا جاوے گا۔ جبکہ ایسی دوا کھلائی جاوے

تو عدالت کو سمجھنا چاہیے کہ وہ بقصد ضرر کھلائی گئی تھی تاوقتیکہ ملزم کوئی اور وجہ اوسکے کھلانے کی حسب اطمینان عدالت ظاہر نکر سکے - اگر کوئی شخص مثلاً کسیکو سنکھیا پلاوے مگر اوسکی نیت مین اوسکو ضرر پہونچانا نہو تو جرم نہین ہے - ایک شخص نے ایک عورت کو ایک ایسی دوا اس قصد سے کھلائے کہ اوس سے اوس عورت کو غلبۂ باہ ہوتا کہ وہ اوسکے ساتھ زِنا کراوے چنانچہ مدعی علیہ بعد ثبوت جُرم سزایاب ہوا

دفعہ ۳۲۹ مال کا استحصال بالجبر کرنے یا کسی فعل ناجائز پر مجبور کرنے کے لیے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا

جو کوئی شخص (۱۱) بالارادہ اس لیے ضرر شدید (۳۲۲) پہونچائے کہ شخص متضرر سے یا کسی اور شخص سے جو شخص متضرر سے غرض رکھتا ہو کسی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کا استحصال بالجبر کرے یا اس لیے متضرر کو یا کسی اور شخص کو جو شخص متضرر سے غرض رکھتا ہو کوئی ایسا فعل کرنے پر مجبور کرے جو خلاف قانون ہے یا جس سے کِسی جرم کا ارتکاب سہل ہو جائے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجایگی یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا؂

یہ دفعہ مشابہ ہے دفعہ ۳۲۷ سے صرف اسقدر دونون مین فرق ہے کہ دفعہ ۳۲۷ مین ملزم کی نیت مین ضرر پہونچانا ہوتا ہے اور اس دفعہ مین اوسی فعل کے واسطے ضرر شدید پہونچانا -

س
پ

دفعہ ۳۳۰ اقرار کا استحصال بالجبر کرنے یا مال کے واپس کرا دینے پر مجبور کرنے کے لیے بالارادہ ضرر پہونچانا۔

جو کوئی شخص (۱۱) بالارادہ اس لیے ضرر (۲۳۱) پہونچائے کہ متضرر سے یا کسی اور شخص سے جو متضرر سے غرض رکھتا ہو جبراً کوئی ایسا اقرار یا مخبری کرائے جو کسی جرم (۴۰) یا بدکرداری کے منکشف کر دینے کی طرف منجر ہو یا اس لیے کہ متضرر کو یا کسی اور شخص کو جو متضرر سے غرض رکھتا ہو کسی مال یا یا کفالۃ المال کے واپس کرنے یا واپس کرانے پر یا کسی دعوے یا مطالبے کے ادا کرنے یا ایسی مخبری کرنے پر جو کسی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کے واپس کرنے کی طرف منجر ہو مجبور کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیلین

(ا) زید کہ عہدہ دار پولس ہے بکر کو اس امر کے اقرار کرنے کی تحریک کرنے کے لیے کہ اوسنے جرم کا ارتکاب کیا ہے عقوبت دے تو زید اس دفعہ کے رو سے ایک جُرم کا مجرم ہے۔

(ب) زید کہ عہدہ دار پولس ہے بکر کو اوس جگہ کے تبلانے کی تحریک کرنے کے لیے جہان کوئی مال مسروقہ رکھا ہو عقوبت دے تو زید اس دفعہ کے رو سے ایک جُرم کا مجرم ہے۔

(ج) زید کہ سررشتۂ مال کا عہدہ دار ہے بکر کو سرکاری باقی کے ادا کرنے پر مجبور کرنے کے لیے جو اوسکے ذمہ واجب الادا ہے عقوبت دے تو زید اس دفعہ کے رو سے ایک

جُرم کا مجرم ہے۔

(د) زید کہ زمیندار ہے کسی کاشتکار کو اپنا زر لگان ادا کرنے پر مجبور کرنے کے لیے عقوبت دے تو زید اس دفعہ کے رو سے ایک جُرم کا مجرم ہے۔

دفعہ ۳۳۱ اقرار کا استحصال بالجبر کرنے یا مال کے واپس کر دینے پر مجبور کرنے کے لیے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا

جو کوئی شخص (۱۱) بالارادہ اسلیے ضرر شدید (۳۲۲) پہونچائے کہ متضرر سے یا کسی اور شخص سے جو متضرر سے غرض رکھتا ہو جبراً کوئی ایسا اقرار یا مخبری کرائے جو کسی جُرم (۴) یا بدکرداری کے منکشف کر دینے کی طرف منجر ہو یا اسلیے کہ متضرر کو یا کسی اور شخص کو جو متضرر سے غرض رکھتا ہے کسی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کے واپس کرنے یا واپس کرانے پر یا کسی دعوے یا مطالبے کے ادا کرنے یا ایسی مخبری کرنے پر جو کسی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کے واپس کرنے کی طرف منجر ہو مجبور کرے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دونون دفعات ۳۳۰ و ۳۳۱ مین ضرر خواہ ضرر شدید پہونچانا ایسی صورتون مین بھی ناجائز ہے جبکہ اوس ضرر کے پہونچانے سے مقصود یہ ہو مثلاً چوری کے مال کا پتہ لگ جاوے یا ملزم خود چوری مین شریک تھا اوسکا حال صاف صاف کہدیوے یا بقایاے مالگذاری سرکار وصول ہو جاوے وغیرہ۔ اگر کوئی شخص کسیکو قرضہ دیوے

ادا وسکے وصول کرنے مین مدیون کو ضرر پہونچا دے تو بھی وہ مرتکب جرم ہوگا۔

مقصود ان دفعات سے یہ ہے کہ کسی جائز امر کے واسطے بھی کسی پہ سختی نہ کیجا وے اور لوگون کے اختیارات محدود رہین اور وہ اپنے منصب و اقتدار کے سبب سے کسیکو ضرر نہ پہونچا سکین۔

دفعہ ۳۳۲۔ سرکاری ملازم کو اوسکی خدمت سے ڈرا کر باز رکھنے کیلیے بالارادہ ضرر پہونچانا۔

جو کوئی شخص کسی شخص (۱۱) کو جو سرکاری ملازم ہے جبکہ وہ اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے خدمت منصبی کو انجام دے رہا ہو بالارادہ ضرر (۳۲۱) پہونچائے یا اس نیت سے کہ وہ اوس شخص کو یا کسی دوسرے سرکاری ملازم کو اوسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اوسکی خدمت منصبی کی انجام دہی سے روکے یا ڈرائے بالارادہ ضرر پہونچائے یا بسبب کسی امر کے جو اوس شخص نے اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے خدمت منصبی کی انجام دہی جائز مین کیا ہو یا کرنے کی جہد کی ہو بالارادہ ضرر پہونچائے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد تین ۳ برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی۔

دفعہ ۳۳۳۔ سرکاری ملازم کو اوسکی خدمت سے ڈرا کر باز رکھنے کیلیے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو جو سرکاری ملازم (۲۱) ہو جبکہ وہ اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اپنی خدمت منصبی کو انجام دے رہا ہو بالارادہ ضرر شدید (۳۲۲) پہونچائے

یا اس نیت سے کہ اوس شخص کو یا کسی دوسرے سرکاری ملازم کو اوسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اوسکی خدمت منصبی کی انجام دہی سے روکے یا ڈرائے یا بسبب کسی امر کے جو اوس شخص نے اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے خدمت منصبی کے انجام دہی جائز مین کیا ہو یا کرنے کی جہد کی ہو بالارادہ ضرر شدید پہونچاوے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاوے گی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا +

دفعات ۳۳۲ و ۳۳۳ کا مقصود یہ ہے کہ ملازمان سرکاری جب اپنے کار منصبی کے انجام دہی مین مصروف ہون اونکی حفاظت کیجاوے تاکہ اونکو کوئی اوسحالت مین ضرر یا ضرر شدید نہ پہونچاوے۔ اگر کوئی ملازم سرکاری ایک مقام سے دوسرے مقام کو بغرض انجام کار سرکاری کے جاوے تو اسطرف سے جانا اور وہان رہنا اور پھر لوٹ کر آنا یہ تینون زمانے ایسے تصور کیے جاوین گے کہ گویا وہ اونمین اپنے کار منصبی مین مصروف تہا۔ نسبت ملازمان سرکاری دیکھو دفعات ۲۱ و ۷۹ و ۹۹ و ۱۵۲ و ۱۸۶ و ۳۵۳ ۔

دفعہ ۳۳۴ باعث اشتعال طبع پر بالارادہ ضرر پہونچانا۔	جو کوئی شخص (۱۱) سخت اور ناگہانی باعث اشتعال طبع کے ظہور مین آنے کے سبب سے بالارادہ ضرر پہونچاوے (۳۲۱) تو اگر اوس شخص کے سوا جس سے وہ باعث

م پ کض

اشتعال طبع ظہور مین آیا ہے کسی دوسرے شخص کو ضرر پہونچانا اوسکی نیت مین نہو یا ایسے ضرر پہونچانے کا احتمال اوسکے علم مین نہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی ۞

دفعہ ۳۳۵ باعث اشتعال طبع بہ بالارادہ ضرر شدید پہونچانا۔

جو کوئی شخص (۱) سخت اور ناگہانی باعث اشتعال طبع کے ظہور مین آنے کے سبب سے ضرر شدید پہونچانے (۳۲۲) تو اگر اوس شخص کے سوا جس سے وہ باعث اشتعال طبع ظہور مین آیا ہے کسی دوسرے شخص کو ضرر شدید پہونچانا اوسکی نیت مین نہو یا ایسے ضرر شدید پہونچانے کا احتمال اوسکے علم مین نہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجایگی جسکی میعاد چار برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار دو ہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی ۞

تشریح پچھلی دونون دفعین اونہین شرطون سے مشروط سمجھی جائینگی جن سے دفعہ ۳۰۰ کا پہلا مستثنے مشروط ہے۔

دونون دفعات ۳۳۴ و ۳۳۵ مین ضرر یا ضرر شدید پہونچانا اوسحالت مین جب کہ طبیعت کو سخت اور ناگہانی اشتعال پہونچا ہو جرم ہے۔ اور اس سبب سے

سزا بھی کم ہے — لفظ بالارادہ اصل قانون انگریزی مین دفعہ ۳۳۵ سے متروک ہوگیا ہے مگر ترجمہ مین لفظ بالارادہ اوس دفعہ مین بھی شامل دفعہ ۳۳۴ کے مندرج کر دیا گیا ہے —

پ م ض

دفعہ ۳۳۶ اوس فعل کی سزا جو جان یا اورون کی عافیت ذاتی کو خطرہ مین ڈالے — جو کوئی شخص (۱۱) کوئی فعل (۳۳) ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے کہ اوس سے انسان کی جان (۴۵) کو یا اورون کی عافیت ذاتی کو خطر ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ڈھائی سو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی —

اکثر جرائم خاص کی سزا جو عافیت عام خلائق مین خلل ڈالتی ہین باب ۱۴ مین مندرج ہے — اور اس دفعہ کی رو سے بھی اوسی قسم کے جرائم مین جن سے جان یا اورون کی عافیت ذاتی مین خطرہ پہونچے سزا ہوسکتی ہے — اس جرم کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ کسی قسم کا ضرر کسیکو پہونچے — اگر ضرر پہونچے گا تو بموجب دفعہ ۳۳۷ و ضرر شدید پہونچیگا تو بموجب دفعہ ۳۳۸ ملزم مستوجب سزا تصور کیا جاویگا — اس دفعہ اور نیز دو دفعات مابعد کا یہ منشا ہے کہ فعل بے احتیاطی یا غفلت سے کیا جاوے لیکن فاعل کی نیت مین کسیکو نہ ضرر پہونچانا ہو اور نہ اوسکے علم مین یہ بات ہو کہ اس سے کسیکو ضرر پہونچنے کا احتمال ہے —

دفعہ ۳۳۷ — ایسے فعل سے ضرر پہونچانا جو جان یا اورون کی عافیت ذاتی کو خطرمین ڈالے۔

جو کوئی شخص (۱۱) کوئی فعل (۳۳) ایسی بے احتیاطی یا غفلت کے ساتہ کرنے سے کہ اوس سے انسان کی جان (۴۵) کو یا اورون کی عافیت ذاتی کو خطرہو کسی شخص کو ضرر پہونچاوے (۳۱۹) تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاوے گی جسکی میعاد چھہ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

دفعہ ۳۳۸ — ایسے فعل سے ضرر شدید پہونچانا جو جان یا اورون کی عافیت ذاتی کو خطرمین ڈالے۔

جو کوئی شخص (۱۱) کوئی فعل (۳۳) ایسی بے احتیاطی یا غفلت کے ساتہ کرنے سے کہ اوس سے انسان کی جان (۴۵) کو یا اورون کی عافیت ذاتی کو خطرہو کسی شخص کو ضرر شدید پہونچاوے (۳۲۲) تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی ✦

مزاحمت بیجا اور حبس بیجا کے بیان مین

اسمین وہ افعال داخل جرائم ہین کہ جنمین ملزم کی نیت مین نہ تو کسی کی جان کو نقصان پہونچانا ہوتا ہے اور نہ کوئی ضرر جسمانی مگر باانیہمہ وہ افعال چونکہ ایسے ہوتے ہین کہ اوسسے

یک گونہ انسان کی آزادی مین فرق آجاتا ہے لہذا وہ داخل جرائم ہین - گو بعض انمین سے نہایت خفیف ہوتے ہین حتیٰ کہ اونکے واسطے سزا برا ے نام بھی کفایت کرتی ہے مگر بعض ایسے سنگین ہوتے ہین کہ اونمین سزا ے سخت سے درگذر کرنا داخل بے انصافی بلکہ باعث نقصان عظیم ہے -

دفعہ ۳۳۹ مزاحمت بیجا | جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کا بالارادہ (۳۹) اسطرح سدّ راہ ہو کہ اوس شخص کو کسی ایسی سمت مین جانے سے روکے جسمین وہ جانے کا استحقاق رکھتا ہو تو کہا جاے گا کہ اوسنے اوس شخص کی مزاحمت بیجا کی -

مستثنیٰ

خشکی یا تری کی کسی نج کی راہ کو مسدود کرنا جسکی نسبت کوئی شخص نیک نیتی سے باور کرتا ہو کہ وہ اوسکے مسدود کرنے کا استحقاق جائز رکھتا ہے حسب منشاء اس دفعہ کے جرم نہین ہے

تمثیل

زید کسی راہ کو جسپر چلنے کا بکر استحقاق رکھتا ہے مسدود کرے نیک نیتی سے یہ باور نہ کرکے کہ مین اوس راہ کے روک دینے کا استحقاق رکھتا ہون اوراس باعث سے بکر اوس راہ پر چلنے سے روکا جاے تو زید نے بکر کی مزاحمت بیجا کی -

مستثنیٰ جو کہ اس دفعہ کے شامل ہے اوسمین کسی شخص کا نج کی راہ کو مسدود کرنا جسکی نسبت وہ نیک نیتی سے باور کرتا ہے کہ اوسکے روکنے کا استحقاق اوسکو حاصل ہے جرم نہین ہے - مگر کسی قسم کی مزاحمت بیجا کرنا اوسی نیت و علم سے جرم نہین ہے

پس یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ مستثنیٰ صرف ایک صورت خاص سے کیون محدود کردیاگیا ہے۔ جبکہ یہ قانون اول مرتبہ بنایا گیا تھا تو اوسمین اس جرم کی تشریح کے واسطے اور مثالین بھی درج تھین چنانچہ وہ ہم بجنسہ ذیل مین درج کرتے ہین ۔ اگر زید ایک مرکھنے بھینسے کی حفاظت جائز ترک کرے اوراس ذریعے سے بکرکو اوس راہ کے جانے مین جسمین وہ جانے کا استحقاق رکھتا ہے عمداً تخویف کرے اسصورت مین زید جُرم مزاحمت بیجا کا مرتکب ہوا۔ زید بکر کو ڈراوے کہ اگر تم اوس راہ مین ہوکر جاوٴگے جسمین کہ جانے کا استحقاق وہ رکھتا ہے تو مین تمھارے اوپر کٹکھنے کتے کو چھوڑدونگا اور بکر اس باعث سے اوس راہ کے جانے سے بازرہے تو زید بکر کی نسبت مزاحمت بیجا کا مرتکب ہوا۔ گو کتا حقیقت مین کٹکھنا نہو تو بھی اگر زید بکر کو عمداً باور کرائے کہ وہ کتا کٹکھنا ہے اوراس ذریعے سے بکر کو اوس راہ مین جانے سے بازرکھے تو بھی زید مزاحمت بیجا کا مرتکب سمجھا جاویگا۔

دفعہ ۳۴۰ حبس بیجا جو کوئی شخص کسی شخص کی اسطرح سے مزاحمت بیجا کرکے کہ اوس شخص کو کسی خاص حدود محیطہ کے باہر جانے سے روکے تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور نے اوسکی نسبت حبس بیجا کیا۔

تمثیلین

(۱) —— زید اس امر کا باعث ہو کہ بکر ایک چاردیواری کے اندر جاے اور زید قفل لگاکر اوسکو اوسکے اندر بند کردے اوراسطرح بکر دیوار کے خط محیط سے باہر کسی سمت مین جانے سے

رک جاے تو زید نے بکر کو حبس بیجا کیا۔

(ب) ـــ زید آدمیون کو جو گولی مارنے کے ہتھیار لیے ہوئے ہین کسی مکان کی برآمدگاہون پر متعین کرے اور بکر سے کہدے کہ اگر تو اس مکان سے باہر جانے کی جہد کریگا تو وے تجھے گولی مارینگے تو اس صورت مین زید نے بکر کو حبس بیجا کیا۔

دفعہ ۳۴۱ مزاحمت بیجا کی سزا۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کی مزاحمت بیجا (۳۳۹) کرے تو اوسکو قید محض کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

چونکہ ارتکاب جرم مزاحمت بیجا سے مرتکب کی یہ نیت ہوتی ہے کہ کسی شخص کو اوس جانب جانے سے باز رکھے کہ جسطرف کو اوسے جانا منظور ہو اور جسطرف جانے کا اوسے استحقاق حاصل ہے پس چونکہ اس فعل سے چندان نقصان متصور نہین لہذا سزا بھی جرم کی خفیف رکھی گئی ہے۔

دفعہ ۳۴۲ حبس بیجا کی سزا

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو حبس بیجا کرے تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

یہ سزا جرم حبس بیجا کی بالعموم ہے خاص خاص صورتون کے واسطے خاص خاص سزائین

م پ ظ

مف ما پ ض

بحیثیت جرم دفعات آیندہ مین مندرج ہین۔

دفعہ ۳۴۳ تین یا زیادہ دن تک حبس بیجا

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو تین روز یا زیادہ حبس بیجا (۳۴۰) کرے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

چونکہ مدت حبس بیجا کی تین یوم ہے لہذا سزا بھی بمقابلہ دفعہ ۳۴۲ کے سخت رکھی گئی ہے۔

دفعہ ۳۴۴ دس یا زیادہ دن تک حبس بیجا۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو دس روز یا زیادہ حبس بیجا (۳۴۰) کرے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جو کہ اس دفعہ مین مدت حبس بیجا مین رکھنی کی دفعہ ماسبق سے بھی زیادہ ہے لہذا سزا بھی اوس سے زیادہ سخت ہے۔

دفعہ ۳۴۵ اوس شخص کا حبس بیجا جسکی رہائی کے لیے حکمنامہ جاری ہوچکا ہو۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو حبس بیجا (۳۴۰) مین رکھے یہ جانکر کہ اوس شخص کی رہائی کی نسبت حسب ضابطہ حکمنامہ جاری ہوچکا ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کے قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے اور یہ اوس قید کی میعاد کے علاوہ ہوگی جسکا وہ اس مجموعے کی کسی اور

دفعہ (۵۰) کی روسے مستوجب ہو۔

جس شخص کی رہائی کا حکم ہوچکا ہو اور باوجود اسکے جان بوجھ کر وہ شخص اوسکو رہا نکرے جسکی حراست مین وہ تھا بلکہ حبس بیجا مین رہنے دے تو مرتکب جرم مندرجۂ دفعۂ ہذا ہوگا۔ یہ دفعہ زیادہ تر ملازمان جیلخانہ سے متعلق معلوم ہوتی ہے جنکی حراست مین قیدی اور حوالاتی اسامیان اکثر رہتے ہین۔

س مض
پ ض

دفعہ ۳۴۶ مخفی حبس بیجا جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو اسطرح سے حبس بیجا (۳۴۰) کرے کہ جس سے یہ نیت ظاہر ہو کہ اوس شخص کا محبوس ہونا کسی شخص کو جو شخص محبوس سے غرض رکھتا ہو یا کسی سرکاری ملازم (۲۱) کو نہ معلوم ہوسکے یا یہ کہ اوس حبس کی جگہ ایسے شخص یا سرکاری ملازم (۲۱) کو جسکا ذکر اس دفعہ مین پہلے کیا گیا معلوم یا دریافت نہو جاے تو شخص مذکور کو کسی اور سزا کے علاوہ جسکا وہ اوس حبس بیجا کے پاداش مین مستوجب ہو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاےگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔

جو کہ اس جرم مین ملزم کی نیت زیادہ خراب ہوتی ہے اور اخفا کرنے سے منشا یہ ہوتا ہے کہ کسیطرح پر کوئی اس حال سے واقف نہو اور محبوس کو کوئی شخص مدد نہ پہونچا سکے لہذا جرم مین ایک قسم کی سنگینی پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے سزا بھی زیادہ ہے۔

س مض
پ ض

دفعہ ۳۴۷ مال کا استحصال بالجبر کرنے یا کسی فعل ناجائز پر مجبور کرنے کے غرض سے حبس بیجا۔

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو اسلیے حبس بیجا (۳۴۰) کرے کہ شخص محبوس سے یا کسی اور شخص سے جو شخص محبوس

سے غرض رکھتا ہے کسی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کا استحصال بالجبر کرے یا شخص محبوس کو یا کسی اور شخص کو جو شخص محبوس سے غرض رکھتا ہے کوئی ایسا امر کرنے پر جو خلاف قانون ہے یا ایسی مخبری کرنے پر جس سے کسی جرم (۴۰) کا ارتکاب سہل ہو جائے مجبور کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین[۳] برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دیکھو حاشیہ دفعہ ۳۲۷ جسمین ضرر پہونچانا اسی مقصود سے جرم ہے۔

دفعہ ۳۴۸ اقرار کا استحصال بالجبر کرنے یا مال واپس کردینے پر مجبور کرنے کی غرض سے حبس بیجا۔ جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو اسلیے حبس بیجا (۳۴۰) کرے کہ شخص محبوس سے یا کسی اور شخص سے جو شخص محبوس سے غرض رکھتا ہے جبراً کوئی ایسا اقرار یا مخبری کرائے جو کسی جرم (۴۰) یا بدکرداری کے منکشف کردینے کی طرف منجر ہو یا اسلیے کہ شخص محبوس کو یا کسی اور شخص کو جو شخص محبوس سے غرض رکھتا ہے کسی مال یا کفالۃ المال (۳۰) کے واپس کرنے یا واپس کرانے کے واسطے یا کسی دعوے یا مطالبے کے ادا کرنے یا ایسی مخبری کرنے کے واسطے جو کسی مال یا کفالۃ المال کے واپس کیے جانے کی طرف منجر ہو مجبور کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین[۳] برس تک

ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دیکھو حاشیہ دفعات ۳۳۰ و ۳۳۱

جبر مجرمانہ اور حملے کے بیان مین

بہت سے جرائم جو حملہ مین داخل ہین ضرر یا مزاحمت بیجا مین بھی آسکتے ہین۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی کی گردن پکڑ کے اوسکو راہ کے چلنے سے روکے تو یہ فعل اوسکا حملہ و مزاحمت بیجا دونون مین داخل ہوسکتا ہے۔ اسیطرح اگر کوئی شخص کسیکو لاٹھی سے مضروب کرے تو یہ جرم حملہ و ضرر دونون مین آسکتا ہے مگر بہت سی صورتین حملہ کی ایسی ہونگی کہ جن سے نہ تو ضرر جسمانی پہونچتا ہے اور نہ داخل مزاحمت بیجا ہوسکتے ہین اور چونکہ ایسی صورتون مین بھی سزا کرنا مقتضاے عدالت ہے لہذا حملہ ایک علٰحدہ جرم قائم کیا گیا۔

دفعہ ۳۴۹ جبر — اگر کوئی شخص (۱۱) کسی دوسرے شخص کی حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو یا کسی شے کی نسبت ایسی حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو کہ وہ شے اوس دوسرے شخص کے جسم کے کسی جزو سے اتصال پائے یا کسی ایسی چیز سے اتصال پائے جسکو وہ دوسرا شخص پہنے ہوئے یا لیے ہوئے ہو یا کسی ایسی چیز سے اتصال پائے جو ایسے موقع مین ہو کہ وہ اتصال اوس دوسرے شخص کے لامسہ پر موثر ہو تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور نے دوسرے شخص پر جبر کیا

مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص جو حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو نیچے لکھے ہوئے تینون طریقون مین سے کسی طریق پر اوس حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو *

پہلے خود اپنی قوت جسمانی سے *

دوسرے کسی شئے کو ایسے طور پر رکھنے سے کہ وہ حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت بلا ارتکاب کسی اور فعل کے اوس شخص کی جانب سے یا کسی دوسرے شخص کے جانب سے وقوع مین آئے *

تیسرے کسی حیوان کو حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت کی تحریک کرنے سے *

اسکی تشریح کی کچھ ضرورت نہین تمثیلون سے جو دفعہ ۳۵۰ مین درج ہین اس دفعہ و دفعہ ۳۵۰ کی تشریح اس خوبی کے ساتھ ہوتی ہے کہ اوس سے بہتر شرح ہونا عبارت مین ممکن نہین ہے —

دفعہ ۳۵۰ جبر مجرمانہ — جو کوئی شخص (۱۱) کسی جرم (۴۰) کے ارتکاب کے لیے کسی شخص پر اوسکی بلا رضامندی قصداً جبر کرے یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ ایسا جبر کرنے سے وہ اوس شخص کو جسپر جبر کیا گیا ہے نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے گا تو کہا جائیگا کہ اوس شخص نے دوسرے شخص پر جبر مجرمانہ کیا *

تمثیلین

(ا) بکر کسی کشتی پر جو دریا مین رستون سے بندھی ہے بیٹھا ہے اور زید رسون کو کھولدے اور اسطرح قصداً کشتی کو دہار مین بہادے تو اسصورت مین زید قصداً بکر کی حرکت کا باعث ہوا اور اوسنے یہ فعل اشیا کو اسطرح رکھنے سے کیا کہ بلا ارتکاب کسی اور فعل کے کسی شخص کی جانب سے حرکت پیدا ہو گئی تو اسلیے زید نے بکر پر قصداً جبر کیا اور اگر اوسنے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ جبر کرنے سے بکر کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے بکر کی بلا رضامندی ایسا کیا تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

(ب) بکر چرپٹ گاڑی پر سوار ہے اور زید بکر کے گھوڑون کے چابک مارے اور اس ذریعے سے اونکی رفتار تیز کردے تو اس صورت مین زید حیوانون کو تبدیل حرکت کی تحریک کرنے سے بکر کی نسبت تبدیل حرکت کا باعث ہوا اور اسلیے زید نے بکر پر جبر کیا اور اگر زید نے بلا رضامندی بکر کے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اوس جبر سے بکر کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے ایسا کیا تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

(ج) بکر پالکی مین سوار ہے اور زید بکر کی نسبت سرقہ بالجبر کرنے کے لیے پالکی کا ڈونڈا پکڑ پالکی کو روک دے تو اسصورت مین زید بکر کی نسبت انقطاع حرکت کا باعث ہوا اور یہ اوسنے خود اپنی قوت جسمانی سے کیا اور اسلیے زید نے بکر پر جبر کیا اور چونکہ زید نے جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے بلا رضامندی بکر کے قصداً ایسا کیا تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

(د) اگر زید گلی مین بکر کو قصداً دھکا لگائے تو اس صورت مین زید نے اپنی قوت جسانی سے اسطور سے اپنے جسم کو حرکت دی کہ اوسنے بکر سے اتصال پایا اسلیے زید نے قصداً بکر پر جبر کیا اور اگر زید نے بلا رضامندی بکر کے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اوسکے ذریعے سے بکر کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے ایسا کیا تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

(ہ) زید ایک تیھر پھینکے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ تیھر بکر کے جسم سے یا بکر کے کپڑے سے یا کسی چیز سے جو بکر لیے ہوئے ہے اتصال پائے یا یہ کہ وہ تیھر پانی مین لگ کر بکر کے کپڑون پر یا کسی چیز پر جو بکر لیے ہوئے ہے چھینٹین ڈالے تو اس صورت مین اگر اوس تیھر کا پھینکنا ایسا نتیجہ پیدا کرے جسکے سبب سے کوئی شے بکر کو یا بکر کے کپڑون سے اتصال پائے تو زید نے بکر پر جبر کیا اور اگر اوسنے بکر کی بلا رضامندی ایسا کیا اس نیت سے کہ وہ اوسکے ذریعے سے بکر کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

(و) زید کسی عورت کا نقاب قصداً اوتارے تو اس صورت مین زید نے قصداً اوس عورت پر جبر کیا اور اگر اوسنے اوس عورت کی بلا رضامندی ایسا کیا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوسکے ذریعے سے وہ اوس عورت کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے تو زید نے اوس عورت پر جبر مجرمانہ کیا۔

(ز) بکر نہاتا ہو اور زید حوض مین ایسا پانی کہ جسکو وہ کہ تا ہوا جانتا ہو ڈالدے

تواسصورت مین زید نے خود اپنی قوت جسمانی سے کھوتے ہو گے پانی کو اسطور سے قصداً حرکت دی کہ اوس پانی نے بکر کے جسم سے اتصال پایا یا دوسرے پانی سے جو پانی ایسے موقع پر ہے کہ اوسکا اتصال بکر کے لاسے پر بالضرور موثر ہوگا اسلیے زید نے بکر پر قصداً جبر کیا اور اگر اوسنے بکر کی بلا رضامندی ایسا کیا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اوسکے ذریعے سے بکر کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

(ح) زید کسی کتے کو بلا رضامندی بکر کے بکر پر دوڑنے کی تحریک کرے تواسصورت مین اگر زید کی یہ نیت ہو کہ بکر کو نقصان یا خوف یا رنج پہونچائے تو زید نے بکر پر جبر مجرمانہ کیا۔

اگر کسی شخص پر بہ نیت ارتکاب جرم بلا رضامندی اوس شخص کے یا اس گمان سے کہ اوس شخص کو اوس سے نقصان یا رنج یا خوف پہونچے گا جبر کیا جاوے تو ایسے جبر کو جبر مجرمانہ کہین گے۔ جبکہ جبر مجرمانہ ایک شخص کے ساتھ کام مین لانا مقصود ہو اور اتفاقیہ اوس سے دوسرے کو ضرر پہونچے تو گو ملزم کی نیت مین اوس شخص کو ضرر پہونچانا نتھا جسکو کہ ضرر پہونچا تاہم ملزم اپنے فعل کے نتیجے کی ذمہ داری سے بری متصور نہین ہوسکتا۔ دیکھو فیصلہ ہائی کورٹ مقام آگرہ منفصلہ ۸۔ جنوری ۱۸۶۹ء بمقدمہ ملکہ معظمہ مدعی بنام گپنت وغیرہ مدعا علیہم۔

دفعہ ۳۵۱ حملہ | جو کوئی شخص (۱۱) کوئی صورت بنائے یا کوئی تیاری کرے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوس صورت بنانے یا تیاری کرنے سے کوئی شخص اغلب موقع یہ تصور کرے کہ صورت بنانیوالا

یا تیاری کرنے والا شخص اوسپر عنقریب جبر مجرمانہ کرنے والا ہے تو کہا
جائیگا کہ شخص مذکور حملے کا مرتکب ہے۔

تشریح محض الفاظ حملے کی حد کو نہین پہونچتے مگر ممکن ہے کہ اون
الفاظ سے کہ جن کا کوئی شخص استعمال کرے اوس شخص کی صورت بنانی
یا تیاری کرنے کی نسبت ایسا مطلب ظاہر ہو کہ وہ صورت بنانا یا تیاری کرنا حملے
کی حد کو پہونچ جاوے

تمثیلین

(ا) زید بکر کو گھونسا اوٹھائے یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جانکر کہ وہ اوسکے ذریعے سے
بکر کو یہ باور کرائے کہ وہ اوسکو عنقریب مارنے والا ہے تو زید نے حملے کا ارتکاب کیا۔

(ب) زید کسی کٹکھنے کُتے کا دہان بند مونہ سے کھولنا شروع کرے اس نیت سے یا اس
امر کے احتمال کے علم سے کہ اوسکے ذریعے سے بکر کو یہ باور کرائے کہ وہ بکر پر عنقریب اوس
کتے کو دوڑانیوالا ہے تو زید نے بکر پر حملے کا ارتکاب کیا۔

(ج) زید ایک لکڑی اوٹھا کر بکر سے کہے کہ مین تجھکو مارونگا اسصورت مین اگرچہ یہ الفاظ
جن کا استعمال زید نے کیا کسی حالت مین حملے کی حد کو نہین پہونچ سکتے اور بھی محض یہ صورت
بنانا بغیر شامل ہونے اور حالات کے حملے کی حد کو نہ پہونچے تاہم وہ صورت بنانا جسکا مطلب
لفظون کے ذریعے سے ظاہر کیا گیا حملے کی حد کو پہونچ سکتا ہے۔

حملہ جبر مجرمانہ سے کمتر جرم ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر جبر مجرمانہ مین حملہ بھی شامل ہوتا ہے

دفعہ ۳۵۲ باعث سخت اشتعال طبع کے علاوہ اور طرح پر جبر مجرمانہ کام مین لانے کی سزا۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص پر حملہ (۳۵۱) یا جبر مجرمانہ (۳۵۰) کرے سوا اسکے کہ اوس شخص کی جانب کوئی سخت اور ناگہانی باعث اشتعال طبع ظہور مین آئے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی —

تشریح — سخت اور ناگہانی باعث اشتعال طبع کی وجہ سے اوس سزاے جرم مین تخفیف نہوگی جو اس دفعہ مین مذکور ہے اگر مجرم خود اوس باعث اشتعال طبع کا طالب یا بالارادہ محرک ہوا ہو تاکہ اوس جرم کے لیے ایک وجہ بہانے یا [illegible]

اگر باعث اشتعال طبع کسی ایسے امر کے سبب سے ظہور مین آیا [illegible] موجوبات [illegible] قانون کیا گیا ہے یا جو کسی سرکاری ملازم (۲۱) نے اپنے اختیارات [illegible] مین کیا ہو

اگر باعث اشتعال [illegible]

حفاظت خود اختیاری [illegible] کے جائز [illegible]

یہ بات کہ آیا وہ باعث اشتعال [illegible]

اوس جرم کے خفیف کرنے کو [illegible]

اسمین حملہ وجبر مجرمانہ کی سزا مندرج ہے اور سخت وناگہانی اشتعال طبع کے سبب سے
اس جرم مین بھی خفت واقع ہوتی ہے۔ تشریح متعلقہ دفعہ ہذا سے واضح ہو گا کہ اس
جرم کے واسطے بھی چند خاص صورتون مین لحاظ اسکا کیا جائے گا کہ وہ جرم بوجہ سخت و
ناگہانی اشتعال طبع کے ظہور مین آیا۔

دفعہ ۳۵۳ کسی سرکاری ملازم کو اپنی خدمت ادا کرنے سے ڈرا کر باز رکھنے کے لیے جبر مجرمانہ کام مین لانا۔

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص پر جو سرکاری ملازم (۲۱) ہے
جبکہ وہ ملازم بحیثیت اپنی سرکاری ملازمی کے اپنی خدمت
منصبی کو انجام دے رہا ہو حملہ (۳۵۱) یا جبر مجرمانہ (۳۵۰)
کرے یا اس نیت سے کہ اوس ملازم کو اوسکی ملازمی
کی حیثیت سے اوسکی خدمت منصبی کی انجام دہی سے روکے یا ڈرائے
حملہ یا جبر مجرمانہ کرے یا بسبب کسی امر کے جو [illegible] شخص [illegible] نے اپنی سرکاری
ملازمی [illegible]
[illegible] منصبی کی انجام دہی جائز مین کیا [illegible] ادا کرنے
[illegible] ملازم کیا ہو حملہ (۳۵۱) یا جبر مجرمانہ (۳۵۰) کرے تو شخص مذکور کو دونون
[illegible] قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی [illegible] ن تک ہو سکتی
[illegible] سزائین دیجائینگی۔

[illegible] کے جبکہ وہ اپنی خدمت منصبی کو انجام کرتا ہو استعمال
[illegible] دفعہ کے مستوجب بادو سزا کا ہوگا۔ اس جرم کے
[illegible] ہو کہ جس شخص پر مین جبر مجرمانہ کرتا ہون وہ ملازم سرکاری ہے

دفعہ ۳۵۴ کسی عورت کی عفت مین خلل ڈالنے کی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ

جو کوئی شخص (۱) کسی عورت پر حملہ (۳۵۱) یا جبر مجرمانہ (۳۵۰) کرے یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جانکر کہ وہ اوسکے ذریعے سے اوسکی عفت مین خلل ڈالے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ۔

تجویز سزا مین مجوز کو ہر عورت کے حال پر نظر کرنا چاہیے ۔ بعض عورات ایسی ہونگی کہ اگر اونکی صورت کوئی دیکھہ لیوے تو وہ یہ سمجھین گی کہ ہماری عفت مین خلل واقع ہوا بلکہ اونکے عزیز و اقارب و برادری کے لوگ بھی ایسا ہی تصور کرین گے ۔ اگر ایسی عورت مثلاً پالکی پر سوار ہو اور کوئی شخص پردہ اوٹھاکر اوسکو دیکھہ لیوے تو سخت سزا کے قابل ہوگا ۔ برعکس اسکے بعض عورات کے ساتھ اگر ایسی طرح پر کوئی پیش آوے تو کیا عجب ہے کہ نظر بحالات اوسکے صرف خفیف سا جرمانہ ہی کفایت کرے ۔

دفعہ ۳۵۵ سخت اشتعال طبع کے علاوہ اور طرح پر کسی شخص کو بیحرمت کرنیکی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ ۔

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص پر حملہ (۳۵۱ [illegible] کرے یہ نیت کرکے او[illegible] کی بیحرمتی کرے سوا[illegible] کوئی سخت اور ناگہانی [illegible] [illegible]ن قسمون مین سے [illegible] [illegible] تک ہو سکتی ہے یا [illegible]

تو شخص مذکو[illegible] جسکی [illegible]

دیجائینگی۔
بیحرمتی کرنے کی نیت فعل ملزم سے بخوبی دریافت ہوسکتی ہے اور چونکہ بیحرمت کرنا
کسی شخص کا ایک نہایت نامناسب وبیجا امر ہے لہذا سزا بھی اسکی زیادہ رکھی گئی ہے۔

دفعہ ۳۵۶ اوس مال کے سرقہ کے ارتکاب کے اقدام مین حملہ یا جبر مجرمانہ جسکو کوئی شخص لیے ہوئے ہو۔

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص پر کسی ایسے مال کے سرقہ کا ارتکاب کرنے کے اقدام مین حملہ (۳۵۱) یا جبر مجرمانہ (۳۵۰) کرے جسکو وہ شخص اوسوقت پہنے یا لیے ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

مثلاً کوئی جیب کترا کسی کی جیب مین نیت روپیہ نکالنے کے ہاتھ ڈالے یا کوئی اوچکا کسی [illegible] زیور جو کوئی شخص [illegible] پہنے ہو ہاتھ [illegible] ڈالے [illegible] تو [illegible] جب [illegible] مال [illegible] سرقہ کے [illegible] جب
[illegible] جیسے ارتکاب قتل یا زنا یا مضروبی شدید علیحدہ جرم نہین ہین
[illegible] ایسے جرائم اقدام جرائم تصور کیے جاوینگے۔

جو کوئی [illegible] (۱) کسی شخص کو حبس بیجا (۳۴۰) کرنے
اقدا[illegible] حملہ (۳۵۱) یا جبر مجرمانہ (۳۵۰)
[illegible] کو دونون [illegible] سے کسی قسم کی قید (۵۳)
میعاد ایک بر[illegible] ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا

جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی

دفعہ ۳۵۸ — سخت اشتعال طبع پر حملہ یا جبر مجرمانہ

جو کوئی شخص (۱) سخت اور ناگہانی باعث اشتعال طبع کے سبب سے جو کسی شخص کی جانب سے ظہور مین آیا ہو اوس شخص پر حملہ (۳۵۱) کرے تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار دوسو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی

تشریح — پچھلی دفعہ اوسی تشریح سے مشروط ہے جس سے دفعہ ۳۵۲ مشروط ہی

انسان کو لے بھاگنے اور بھگا لیجانے اور غلام بنانے اور محنت بجبر لینے کے بیان مین

اس زمرہ مین وہ جرائم مندرج ہین کہ جنمین تکلیف یا ضرر جسمانی پہونچانا ملزم کی نیت [illegible] نہین اور اکثر اوقات بلا کسی قسم کی مزاحمت بیجا یا حبس بیجا کے بھی ارتکاب ان جرائم کا ممکن ہے

دفعہ ۳۵۹ — انسان کو لے بھاگنا

انسان کو لے بھاگنا دو قسم کا — (۱) برٹش انڈیا مین سے انسان کو لے بھاگنا (۲) جائز ولی کے پاس سے انسان کو لے بھاگنا ۔

دفعہ ۳۶۰ — برٹش انڈیا سے انسان کو لے بھاگنا

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو ... یا کسی اور شخص